

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُحْيِي وَيُمِيتُ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِبَادَتِهِ بَعْدَ دَعْوَى
مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ

إِلَّا هُوَ اللَّهُمَّ الْقَتِيمُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

مكتوبات منازل احسان

المعروف به

مقالات حكمت دار الاحسان

لِلتَّقْسِيمِ وَالتَّوْزِيعِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
لِالنَّفْعِ وَ النِّفْعِ

لِجَمِيعِ اِمْتَرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِرَضَاتِ اللَّهِ تَعَالَى وَرَسُولِهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - آمين

مؤلف: ابراهيم محمد برکٹ علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام النجاف الصحاف لمقبول لمصطفین دار الاحسان
فیصل آباد
پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیْمِ الْقَدِیْمِ
 اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْحَمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَجَبِينَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی كُلِّ مَوْلَانَا وَبَشِّرْنَا بِمَنْ تَشَاءُ
 وَرَحِّمْ نَفْسَكَ وَفِي تَعَرُّفِكَ وَمَعَادِ كَلِمَاتِكَ اسْتَقْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَمْرُ الْعَلِيِّ الْحَرِيْمِ وَاتَّقِ اِلَيْهِ يٰ قَيُّوْمِ

ناجیخ

امروز سعید ، ذوالحجۃ الحرام ۱۴۰۸ھ بمجرى القديس

جلد چہارم و ہفتم (۱۴۴)

طبع اول

طبع ثار آرٹ پریس پبلیشرز، لاہور

طابع المستفیض دارالاحسان، فیصل آباد



مقام اشاعت

المقام النجاف لصحاف مقبول لمصطفین ۝ دارالاحسان

فون نمبر:
۴۶۶۰۰

المستفیض دارالاحسان چک ۲۲۲ (سویہ) سمندی روڈ فیصل آباد پنجاب پاکستان





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِينِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَنْتُمْ بِمَنْ كُنَّ
 مَعَكُمْ لَكُمْ وَبِهِ جَنَاتُكَ وَرِضَىٰ نَفْسِكَ وَرَبَّنَا عَرْشُكَ وَمِلَادُ كَلِمَاتِكَ أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَقُّ
 يَا سَيِّدِي يَا قَوْمِي يَا قَوْمِي يَا قَوْمِي

ساتھ ذوالحجہ الحرام ۱۴۰۸ھ بمجرى المقدس

مقالات حکمت

جلد چہارم و ہم (۱۴)

کی

إِفْتِخَارٌ

مبارکاً مکرمًا مشرفاً

یا حییٰ یا قیوم



اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَآتُوجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ
 مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ
 إِنِّي أَتُوجَّهُ بِكَ إِلَىٰ رَبِّكَ فِي حَاجَتِي
 هَذِهِ فَتَقْبِلْهَا لِي يَا اللَّهُ وَشَفِّعْهُ فِيَّ وَ
 شَفِّعْنِي فِيهِ ط

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف
 متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی (سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے
 طفیل جو سراپا رحمت نبی ہیں۔ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کے
 وسیلہ سے اپنی اس حاجت میں آپ کے رب کی طرف متوجہ ہوں
 کہ وہ میرے لیے میری یہ حاجت پوری فرمائے۔ اے اللہ!
 آپ کے (یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو) میرا سفارشی کر دے
 یا حجی یا قیوم

المدرك للحکم ج ۱ ص ۵۱۹۔ کتاب العمل بالنسۃ جلد سوم ص ۵۰-۲۵۰



۱۹۹۹

قرآن کریم اول

سنتِ مطہرہ کا عمل - علم و حکمت کا دوازہ

باقی

خرافات
یا حجیاقیم

الحمد للہ العظیم
فواللہ خیر التارقین

واللہ ذو الفضل العظیم

PROCARDIA

(nifedipine) extended release

100mg, 200mg and 300mg tablets

Hour Control of
Hypertension or Angina

© 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100

۹۰۰

یہ کہنا ”میرا اللہ مجھ کو دیکھ رہا ہے۔“
میرے لیے کافی ہے۔

یہی میرے ایمان کا عمل اور
یہی میری دنیا و آخرت کی متاع

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العظیم
فانہ خیر التارقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۱

جراتی سے باز رہنا یہی ہے۔ یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العظیم
فانہ خیر التارقین

واللہ ذو الفضل العظیم

PROCARDIA 24-Hour Control of
(nifedipine) extended release Hypertension or Angina

۹۰۰۲

نو وارد عملہ کسی کا بھی ہو، غیر متصور ہوتا ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ

فَاللَّهُ خَيْرُ الْمُنَازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۰۳

جمیل کے نطل کا ایک رُکائتِ علم میں بچھا ہوا ہے

يَا حَمِيْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ

فَاللَّهُ خَيْرُ الْمُنَازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۰۴

اَللّٰهُ ذُو السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط

سرفزہ

ہریتا

میں اللہ کا نورِ حبسہ مگر ہے
 جس نور کی تلاش میں، تو
 مار مارے پھرتا ہے، وہ نور
 اور ہے۔

تیرے اپنے ہی اندِ محبوب۔
 اللہ جب چاہتا ہے۔ جب مگر

یا حی یا قیوم

الحکم للحق القیوم
 فالله خیر التارکین

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۵

جو کام اللہ کھی لیے کیا ——— زندہ

جو شے اللہ کھی لیے دی ——— زندہ

جو دم اللہ کے ذکر میں گمرا — زندہ

جو شے کسی غریب کی دی، وہ بھی — زندہ

باقی سب — مُردہ

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم
فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۰۴

حیاتِ اومت اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں

کوئی بھی مخلوق مطلق دسترس نہیں رکھتی۔ یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم
فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۰۵

خیر و شری دونوں اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔

اللہ جیسے چاہتا ہے ، ہوتا ہے
نہیں چاہتا ————— کبھی نہیں ہوتا۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۰۸

جو مخلوق تیرے اندر رہتی ہے،
اللہ کی ہی پیدا کردہ ہے اور تیری معاون۔
کوئی بھی غیر نہیں۔ اسی طرح بیرونی۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۹۰۰۹

تیری ذاتِ قدس ہر جگہ ہر وقت حاضر و ناظر۔
یہ ایمان لاتا ہوں کہ جو بھی خلق تو نے پیدا کی،
عجبت نہیں،

حکمت پہ مبنی ہے۔

اللہ کا شکر و احسان ہے

کہ

اس بندے کو ما سوائے

بیگانہ کیا ہوا ہے !

یا حیت یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم
فاللہ خیر التارقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۱۰

تیرے حبیبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کو

جب بھی کسی مکروہ نے پکارا

آغوش میں لے لیا۔

یاوری کی

دستگیری فرمائی

اور محرم کی حد کر دی

سائل کبھی مایوس نہ ہوا

نامراد نہ لوٹا

خالی ہاتھ نہ پلٹا

محروم نہ رہا

سائل کو محروم رکھنا تیری شانِ شایاں ہی نہیں۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العظیم

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۱۱

جسے، جو شے عنایت ہوئی ،
کمالِ نبوت ہی کی برکت سے ہوئی

—*—

سوچ کر بتا
ہر کسی کو ہر شے ملی
اے اونوجواں مسلم !
تجھے کیا ملا ؟
پدم سلطان بود ؟
تیرے دادے کے پرداے کے نانے کے دادے کی کرتی
تیرے کس کام ؟
کسی کی کرنی پہ اترانا بھی
بھلا کوئی جو امر وی ہے ؟

اکھاڑے میں اُتر
 کوئی کمرتب دکھلا
 تیاریخِ تشنہ
 مبصرِ عالم منتظر
 تیرا عمل ہی تیری زندگی کی متاع ہے

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم
 فالله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۱۲

پیارے کا نام اپنے نام سے پیارا ہوتا ہے
 محبت کی ساری کتاب ورق ورق پڑھ،
 پیارے ہی کے پیارے سے بھری ہوتی ہے

پیارے کا منکر — منکر — یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم فالله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۱۳

الہی خیالات اہلاً و سہلاً

—*—

قرآنِ عظیم و سنتِ مطہرہ کی کما حقہ تائید

—*—

قدر کی موافقت قادر کو پسند

اعتراض — ناپسند

—*—

باقی سب نفس و شیطان و مہمذات الشیطن و

نحاس کے وساوس۔ یا حبیبِ یاقیم

الحمد لله للحي القيو فالله خير للارقيين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۱۳

جو خیال، الہی خیال کے تابع نہیں، آوارہ ہے۔ یا حبیبِ یاقیم

الحمد لله للحي القيو فالله خير للارقيين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۱۵

قدرِ مہترور

قادرِ مقتدر

موافقتِ شافی الصدر

وکیفِ مسرور

یا حیاتِ یاقیم

العتمد للحی القیم

فانہ خیر التارقیین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۱۶

ابتلا کی داستان عجیبِ غریب ہوتی ہے

کسی اور داستان میں کوئی کیف نہیں ہوتا

صرف ورق گردانی ہوتی ہے

اللہ ، نازل فرماتے ہیں ، میرے آقا رومی فدائے

صلی اللہ علیہ وسلم عا طفت

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۱۷

چونکہ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے،

قدم قدم پہ نصرت اور

قدم قدم پہ رحمت ہوتی ہے

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم



PROCARDIA
extended release

For 24-Hour Control of
Hypertension or Angina

۹۰۱۸

میرے آقا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنا سمجھ کر

قدم قدم پہ

رہنمائی

حوصلہ افزائی اور

دلربائی فرماتے ہیں

کسی بھی قدم پہ

پھسلنے نہیں دیتے اور

وکالت و کفالت کی حد کر دیتے ہیں۔

یا حییٰ یا قیوم

الحکمۃ للحمی القیوم

فاللہ خیر التارکین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۱۹

گنہگار و بدکار و سیہ کار
 جسے کوئی قبول نہیں کرتا
 در در سے اور
 ہر در سے دھتکارا جاتا ہے
 اللہ جب کرمیۃ نظر سے
 اسکی طرف توجہ فرماتے ہیں
 سیئات کو حسنت میں تبدیل فرما کر
 ان کی آن میں
 کیا سے کیا کر دیتے ہیں
 جس کا کسی کو گمان تک نہیں ہوتا
 یا حی یا قیوم

اللَّهُمَّ اجِبْ
 اے اللہ! بے شک میں
 اسئلك
 آپ سے سوال کرتا ہوں
 بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ
 آپ کے بزرگ چہرے (ذات) کے
 وَامْرِكَ الْعَظِيمِ
 طفیل اور سپر عظیمیہ والے
 حکم کے وسیلہ سے۔

اَنْ تُجِيزَنِي
 یہ کہ آپ مجھے محفوظ فرمائیں
 مِنَ النَّارِ
 آگ (دوزخ) سے اور
 وَالْكَفْرِ وَالْفَقْرِ
 کفر اور محنتی سے۔

(کتاب العل بلسنة جلد چہارم ص ۹۳)

اللَّهُمَّ اعْفُ عَنِّي فَإِنَّكَ
 اے اللہ! مجھے معاف فرما کیونکہ
 عَفْوٌ تَحِبُّ الْمَقْوُونَ
 بے شک تو معاف کرنے والا ہے
 اَنْتَ عَفْوٌ كَرِيمٌ
 تو معاف کرنے کو پسند فرماتا
 ہے اور تو عفو (معاف کرنے والا)
 کریم (بخشنے والا) ہے۔

For 24-Hour Control of
 Hypertension or Angina

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نوجوان نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

مجھے ایسی دُعا تعلیم فرمائیں جس سے مجھے بھلائی حاصل ہو۔ آپ نے فرمایا:

قریب ہو جا۔ وہ قریب ہو گیا یہاں تک کہ قریب تھا کہ (بوجہ قُرب) اس کا گھٹنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے سے لگ جاتا تو آپ نے فرمایا:

اللَّهُ اعْف عَنِّي ۱

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد جلد ۱۰ ص ۱۷۳)

کتاب العمل بالسنة جلد چہارم ص ۲۳

اللَّهُمَّ اعْفُ عَنِّي
 اے اللہ! مجھ سے درگزر فرما
 إِنَّكَ عَفْوٌ كَرِيمٌ
 کیونکہ تو عفو ہے کریم ہے

(کنز العمال جلد اول ص ۱۹۴ شمار ۳۶۷۰)

کتاب العمل بالسنة جلد چہارم صفحہ ۲۴)

يا حَيِّ يا قَيُّمُ

الحَمْدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّمِ
 فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۲۰

يَا عَظِيمُ الْعَفْوِ!

تیری مغفرت گنتے کاروں کا تاز

يا حَيِّ يا قَيُّمُ

الحَمْدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّمِ
 فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۹۰۲۱

یا عَظِيمَ الْعَفْوِ !
تیری عظمت کے مینار — وراہ الوراہ

بلند و بالا اور

عافیت — اولیٰ و اعلیٰ

یا عظیم العفو

یا حی یا قیوم

اللَّهُمَّ عَافِنَا
وَأَعْفُ عَنَّا
اے اللہ ہمیں معافی دے
اور ہم سے درگزر فرما

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَافِيَةَ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
میں مانجھتا ہوں اللہ سے
عافیت دنیا میں اور
آخرت میں۔

أَسْأَلُ اللَّهَ میں اللہ سے مانگتا ہوں
 الْمَغْفِرَةَ (گناہوں کی) مغفرت
 وَالْمَافِيَةَ اور عافیت
 وَالْمُعَافَاةَ اور معافی
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ط دُنیا میں اور آخرت میں

أَسْأَلُ اللَّهَ میں اللہ سے مانگتا ہوں
 الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ درگزر اور عافیت
 وَالْيَقِيْنَ اور یقین
 فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى ط دنیا و آخرت میں

کتاب العمل بالنسہ جلد چہارم ص ۹۱/۹۲ (۱۱) مَا أَسْأَلُ اللَّهَ بِالْأَسْأَلِ
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

PROCAR الحمد لله على القيتو فالله خير الرازقين Author Control of Hypertension or Angina
 وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۲۲

مومن کا ایمان

نفس

شیطان

ہمزات الشیطان اور

وسوسنِ خناس سے گزر کر

ہی مکمل ہوتا ہے۔

اصطلاح میں

عارفیت

کہتے ہیں !

یا حی یا قیوم

الحمد لله القیوم فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۲۳

سب سے بڑی نیکی — توبہ

—*—

دنیا، دین اور آخرت کے تمام مدارج
توبہ ہی کی بدولت مرتب ہوئے

—*—

توبت بالنصوح

کا ظہور

تائب میں ہیں !

—*—

شقی — توبہ کی برکت سے

سعید !

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العظیم فانہ خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۲۴

کون سا بندہ ہے جو گنہگار نہیں؟

ہر گناہ کا ازالہ — توبہ

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم

فانله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۲۵

کتاب میں تو ہر شے لکھی ہوتی ہے

کتاب کے کسی علم پر عمل کا نمونہ پیش کر

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم فانله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۲۶

باتوں کے توڑنے پُل باندھ دیے،
کوئی عمل پیش کر
یہی وقت کمی ایک اور اہم پکار ہے۔

یا حی یا قیوم

الحمد لله للحي القیوم
فانه خير التارقین
والله ذو الفضل العظیم

۹۰۲۷

بُرائی سے باز رہنا اور بُرائی سے باز رہنے کی
تلقین کرنا اصل تبلیغ

یا حی یا قیوم

الحمد لله للحي القیوم
فانه خير التارقین
والله ذو الفضل العظیم

۹۰۲۸

کو نسا بندہ ہے جو شرک نہیں کرتا ؟

—*—

بندہ ہر قسم کے شرک سے پاک دنیا میں آیا
نفس ہی نے شرک کا محسوبہ فرد بنایا۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّومِ
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۲۹

مطہن رہے، ہر شے اللہ ہی کے حوالے ہے
اور اللہ ہی ہر کسی کا کارنہ ہے

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّومِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۳

تیری کوشش سے نہیں۔ بالکل نہیں۔ اللہ
جب کسی کی طرف کریمانہ نظر سے متوجہ ہوتے ہیں،
دین دار ہو جاتا ہے

تیرے کہنے سے کچھ بھی نہیں ہوتا
جو اللہ چاہتے ہیں، ہوتا ہے
نہیں چاہتے، نہیں ہوتا

تو کچھ بھی کرنے پہ کوئی قدرت نہیں کھتا

تیرے یہ اعضاء تیرے نہیں۔ اللہ کے قبضہ قدرت
کے تحت نقل و حرکت پہ گامزن۔ یا تحیاتیہم

الحمد لله العتیر، فالله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۳۱

جلال جب نفس کی طرف متوجہ ہوا
کوئی بتا سکتا ہے کہ اس پیارے
کے ساتھ کیا کیا ، کیا گیا ؟

یا حییٰ یا قیوم

الحکمد للعن القیوم
فاقدہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْعِزَّةِ الْعَظِيْمِ

۹۰۳۲

تیرے ملک و ملکوت میں
ہم خاک نشین
محبوب و محکوم
مخزون و معنوم
بے بس و بے کس

میری بے بسی کی انتہا
تیری بے نیازی کی حد
یا حییٰ یا قیوم برحمتک استغیث

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۳۳

مطمئن وہ ہے جو اللہ کی رضا پہ
راضی ہے۔ یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم



PROCARDIA XL
Sustained extended release

For 24-Hour Control of
Hypertension or Angina

۹۰۳

توبہ ہر گناہ کو مٹا دیتی ہے

کبیر الکبائر گناہ کی غلاطت کو دھو کر
صاف کر دیتی ہے اور پاک کر دیتی ہے اگرچہ ریت
کے ذروں کے برابر ہوں۔

توبہ نام ہو کر کی جاتی ہے اور
دنیا بھر میں جگمگا اٹھتی ہے اور
مہک اٹھتی ہے۔

تیری مغفرت کا ناز ہم گنہ گاروں کا ج

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العظیم فالله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۳۵

اللہ کے بندو

اللہ سے ڈرو

فرقوں میں مت بٹو

ایک دوسرے کے معاون بنو

اتحاد کو پارہ پارہ مت کرو



یہ ہے سبیل السلام

اللہ کے دینِ اسلام کی تبلیغ



مخالفت — بے نیلِ مرام

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۳۶

حیات مقدر ، موت مقدر
 بلا مقدر ، عطا مقدر
 دار مقدر ، شفا مقدر
 اعمال مقدر ، افعال مقدر

۸۶۰۲

بتا! پھر تو کیا کر سکتا ہے؟
 اور کیا کرنے پہ قدرت رکھتا ہے؟

ہر حال میں اور جس بھی حال میں
 اللہ تجھے رکھے، راضی رہنا اہل بندگی ہے

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العلی العزیز فانه خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۲۷

مکمل خاموشی ہر کسی کو خاموش کر دیتی ہے

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم
فان الله خير الراقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۲۸

جتنا بڑا امیر

اتنی بڑی پریشانی

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم
فان الله خير الراقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۲۹

اللہ کے ذکر سے اطمینان پیدا ہوتا ہے اور

اطمینان سے سرور

جس ذکر سے ذاکر مطمئن و مسرور نہیں ،

کیا ذکر ہے ؟

—————*—————

ذکر دوام ہر ذکر پہ عادی اور

اطمینان و مسرور کا منبع۔

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ
فَاِنَّهُ خَيْرٌ لِّمَنْ رَقِبَ

وَإِنَّ اللَّهَ ذُو الْقَضَائِ الْمَتِينِ

۹۰۴۰

ذکر دوام

وَجْهَكَ حَبْلًا

کے میانہ جمال

محبوبانہ جمال

محبزبانہ حال
رندانہ حال
استقامت لازوال

اود
منکر بد حال

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم
فالله خیر التارقین
والله ذو الفضل العظیم

۹۰۴

کمالاتِ نبوت — گونا گوں



کمالاتِ نبوت کے خصائل جب میلن میں
آتے ہیں، بڑے جوین سے اتر آتے ہیں

دُنیا بھر کے جنّات و شیاطین، متحد ہو کر،
 باطل کرنے کے لیے، جبری لشکر سمیت صف آرا
 ہوتے ہیں، عزم باجزم ان سب کو ہرا کر
 بازی لے جاتا ہے۔

کلماتِ نبوت کی کوئی بھی خصلت جب میلن
 میں آتی ہے

ہادی و مہدی ساتھ ہوتے ہیں
 اور استقبال ہوتا ہے۔ یا حی یا قیوم

الحکم للہ العلیّ القیوم
 فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم



۹۰۴۲

ہادی ساتھ ہے اور مہدی
پھر کوئی ڈر نہیں
ہادی کی ہدایت اور
مہدی کی عاطفت کافی اور دافی۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم
فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۴۳

توبۃ النصوح اور مَوْتُو قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُو اَکے
بعد دُنیا میں جینے کی کوئی حسرت باقی نہیں رہتی۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۴۲

مایہ ناز موت :

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ
وَاجْعَلْ مَوْتِي بِبَلَدِ رَسُولِكَ ﷺ آمِينَ

الحمد لله الذي القيتهم
فأله خير الرازقين

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۴۵

اصطلاحاً طرقتُ

و — فناني الشيخ

و — فناني الرسول

و — فناني الله

يا حجي يا قديم

الحمد لله الذي القيتهم فأله خير الرازقين

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۴۶

وَصَلِّ بِاللَّهِ

وَصَلِّ بِحَسَبِ مَقَامِكَ؟

انتہائی خلوتِ دُخلت (تحلیل کا مقام)

کی محبت کا اصطلاحی نام وصل ہے

*

الہی وصل _____ الہی عنایت کے تابع

جدوجہد کے مُبرار

يا حَيُّ يا قَيُّمُ

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّمِ

حَافِظِ خَيْرِ الرَّاكِبِينَ

وَإِلَّا فَذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۴۷

دیکھنے والی چیز تو تیرا قُرب ہے اول

ذکر الہی ————— عین موجب قرب

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ للْحَقِّ الْقَائِمِ
فَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۴۸

سُبْحَانَ رَبِّيَ ذِي الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

مخلوق کے اعمال کے سبب پیدا شدہ اللہ کے
غضب کو ٹھنڈا کرنے کا ایک اُمید افزا عمل۔

سُبْحَانَ رَبِّيَ ذِي الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ للْحَقِّ الْقَائِمِ
فَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۴۹

قبر میں چار چیزیں ہوتی ہیں اور کوئی جیتے والا
اسکی مطلق پر وا نہیں کرتا۔
تنہائی، وحشت، عذاب اور فتنہ

۸۶۰۲

اہلِ مراقبِ دنیا سے ایسے دور رہتے ہیں جیسے
اہلِ قبور۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم

فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۵۰

تو جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔
ہم کچھ بھی کرنے پہ کوئی قدرت نہیں رکھتے

ہماری تدبیر تیری تقدیر کے تابع۔ یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۵۱

شُرک ، وحدت کی ضد ہے
شُرک سے پاک ہو کہ جو چاہے مانگ ، ملے گا
ماشاء اللہ !

جس نے بھی وحدہ لا شریک لہ کا اقرار
کیا اور اس اقرار پر کار بند و مستقیم رہا ،
قلہ جبر کی ہر قسم کی قدرت سے مقدر ہوا

کسی کو بھی وحدت کا شریک مت ٹھہرا۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی العلیو فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۵۲

نیند — موت کے مترادف اور

جاننا ————— حیات کے

اور یہ روز ہوتا ہے

یا حی یا قیوم

الحمد لله القیوم
فان الله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۵۳

انسان ————— ہر موجود کا وجود

انسان ————— اللہ کا شاہکار

انسان کو دیکھنا ————— اللہ کو دیکھنا

یا حی یا قیوم

الحمد لله القیوم
فان الله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم



۹۰۵۴

نفس کا مضمون جاری ہے۔

نفس کا ابتدائی علاج :

۱۔ ہمہ وقت مصروف رکھنا

۲۔ بے آرام رکھنا

۳۔ اسکی پسندیدہ چیزوں سے محروم

رکھنا۔ یا حبیب یا قیوم

الحکم للعی القیوم

فانہ خیر التارقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۵۵

حضرت آدم صلی اللہ علیہ السلام کی اولاد کی داستان صرف

دو ہی ابواب پر مشتمل ہے :

۱۔ اور ۲۔ ابتدا

ہی تاریخ کے سنہری اوراق -
 کردار و ابتلا لازم و ملزوم -
 ابتلائے کردار کو زندگی بخشی اور مستحکم کیا۔

—————*—————

جس معیار کا کردار، اسی معیار کی ابتلا۔

—————*—————

جس معیار کا معاون، اسی معیار کا مخالف

یا حیت یا قیوم
 الحمد للہ العلی القیوم
 فاللہ خیر الرازقین
 واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۵۶

جس جوش و جذبے سے جو ذکر و دعا کی جاتی ہے،
 مقبول ہوتا ہے، کبھی نظر انداز نہیں کیا جاتا۔

—————*—————

اللہ دل کی آواز کو پسند فرماتا ہے اگرچہ کسی بھی زبان میں ہو یا حیت یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۵۷

اللہ بادشاہ ہے۔ اللہ ہی بادشاہ ہے۔

جو دُعا اللہ رب العالمین رب فواجلال واکرام

کو نہایت پسند ہوتی ہے، قبولیت میں تاخیر فرماتے

رہتے ہیں تاکہ مقبول ترین دُعا کا سلسلہ جاری رہے۔ یا تحیاتیوم

الحمد لله للحي القیوم
فالله خير التارکین

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۵۸

اللَّهُمَّ إِنَّا قَتَلْنَا بَنِي

وَنَوَاصِيئَنَا وَجَوَارِحَنَا

بِيَدِكَ

لَمْ تَمَيِّزْنَا

مِنْهَا شَيْئًا

فَإِذَا فَعَلْتَ

ذٰلِكَ بِنَا
فَكُنْ اَنْتَ وَابْنُ
وَاهِدِنَا
الْحَسْبُ سِوَاكَ السَّبِيْلُ
سیدھے رستے کی طرف
(الحزب الاعظم / کتاب العمل بالسنة جلد چہارم ص ۱۵)



تیرے یہ اعضاء اللہ کی امانت ہیں۔ معاون بھی ہیں اور
دوست بھی۔ ان کا ناجائز استعمال مت کر۔ یا تحیاتیق

الحمد لله العظیم
فانه خير الراغبين
والله ذو الفضل العظيم



تیرمی محبت کا باب ہر باب سے اولیٰ



تیرے حبیب ﷺ کی محبت کا تذکرہ

سراسر رحمت

کیف و سرور

زمنہ جاوید

یا حی یا قیوم

الحمد لله القیوم
فان الله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۶۰

پڑھتا ہوں

یہ نہیں جانتا

کیا پڑھتا ہوں

کرتا ہوں

یہ نہیں جانتا

کیا کرتا ہوں

ہم جو کچھ بھی پڑھتے ہیں اور جو کچھ بھی کرتے ہیں،
اللہ کی قسم! اللہ ہی کے لیے کرتے ہیں۔
اپنی ذات سے مطلق دلچسپی نہیں رکھتے،
نہ ہی اپنے لیے کچھ کرتے ہیں۔

واللہ باللہ تالله ماشاء اللہ

یا حییٰ یا قیوم

العقمد للحن القیوم
فالله خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۶۱

تم جب باتیں کرتے ہو، پل باندھ دیتے ہو،
کوئی بھی محی نہیں رکھتے۔

کسی کو تبلیغ کرنے سے پہلے اپنے نفس
کو تبلیغ کرو۔

جن ادا مرد تو اہی کی تلقین کرنے لگو، پہلے
اپنے نفس کو ان پہ کار بند کرو

یقیناً تیرا اور میرا نفس کسی بھی امر کا پابند نہیں،
نہ ہی کسی نہی کا۔

حقیقتاً آزاد ہے اور
آزادی کو پسند کرتا ہے

یا حبی یا قتیوم

العقمد للحنی القیوم
فانہ خیر الرارقین

واللہ ذوالفضل العظیم



PROCARDIA XL
extended release

For 24-hour Control of
Hypertension or Angina

۹۰۶۲

اس دنیا میں کوئی ایسا ماں کا لال نہ دیکھا
جو کھنر سے پاک ہو۔ بات بات
پہ کھنر کا مُرتکب۔

اس حال کو دیکھ کر ایک شہزادہ
”کافر شاہ“ کے لقب سے ملقب ہوا

کافر شاہ مجذوب

یادش بخیر، سید غوث علی شاہ قلند، حضرت
بوعلی شاہ قلند قدس سرہ العزیز کے مُرید تھے آپ نے اپنا
ایک چشم دید واقعہ رقم فرمایا کہ ایک دفعہ میں پیرانِ کلیر
شریف صابر صاحب کے مزار پر گیا۔ وہاں کافر شاہ نامی

ایک مجذوب سے ملاقات ہوئی جو بہت کم گو اور ہر وقت
سُکر کے عالم میں رہتا۔ ایک روز کا قمر شاہ مزار
سے کافی دور گھنے جنگل میں چلا گیا۔ مجھے اپنے پاس بلایا
اور کہنے لگا: شاہ صاحب!

وہ ہمارے کوچ کا وقت آ گیا ہے۔ آپ میرے کفن
دفن کا بندوبست کریں،

میں نے پوچھا: تو کون ہے اور یہاں کیسے آنا
ہوا؟ اُس نے کہا: میں نیوی می خانہ کا شہزادہ
ہوں۔ ایک زمانہ پہلے شاہی گھوڑے پر سوار ہو کر
منسکارتے لیے اس جنگل میں آیا مگر خود مشکا رہ گیا۔
گھوڑا اور شاہی جوڑا دوسرے شہزادوں اور ندیوں
کے ہاتھ واپس لوٹا دیا اور خود ہمیشہ کے لیے
صابر صاحب کے در کا فقیر بن گیا۔

یہ کہہ کر کافر شاہ جاں بحق تسلیم ہوئے۔
 غوث علی شاہ قلندؒ کہتے ہیں میں پریشان ہو گیا کہ
 میں نے طہارت کے بعد نماز فجر ادا کرنی ہے، اگر نماز
 کے لیے درگاہ شریف کی مسجد میں جاتا ہوں تو جنگلی
 درندے لاش کو گزند پہنچا دیں گے۔ میں اسی تردد
 میں تھا کہ لاش میں حرکت ہوئی۔ کافر شاہ اٹھ کر
 بیٹھ گئے۔ میں ڈر گیا۔ کہنے لگے: شاہ صاحب!
 ڈریں مت۔ آپ اطمینان سے نماز ادا کریں، ہم پھر
 مرجائیں گے۔ میں نے آرام سے طہارت کی اور
 نماز ادا کی۔ دن چڑھے واپس جنگل میں اسی مقام
 پہنچا۔ کافر شاہ بولے: اب آپ نافع ہیں لوہم
 پھر مرتے ہیں۔ یہ کہہ کر خالق حقیقی سے جا ملے۔

یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم فالله خیر الملقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۶۳

”مومن کہلاتا ہے۔“

ایمان کی اوٹ میں کافر“

”میرے ایمان میں کفر پوری آب و تاب

سے موجود رہتا ہے۔ اسی طرح شرکے

اسی طرح نفاق“

یہ ہیں تیری زندگی کے دشمن

(کفر - شرک - نفاق)

جو ہر وقت تیرے اندر رہتے ہیں اور

ہر ناپسند کو پسند کرتے ہیں۔

متحیر ہو کر بولے:

”اُس سرد مہری سے ہمیں کہاں لیے جا رہے ہو؟“
 ”تمہیں سچی سرکار کے دربار میں پیش کرنا ہے،“
 ”ہم ہی تو تیری زندگی کے مشیر تھے، ہم ہی نے
 تو تیری زندگی کو خوشگوار بنایا، ہمارے ساتھ
 ایسے کیوں کرتے ہو؟“

ہم نے تو تمہارے ساتھ کبھی ایسے نہیں کیا؟“
 ”اصل علاج تو تمہارا یہ تھا کہ بالوں سے پکڑ کر،
 گھسیٹے ہوئے، علی الاعلان تمہیں دربار میں لایا جاتا۔
 پھر تمہاری وہ دُگت بنتی اور طالبانِ حق کی
 وہ رہنمائی ہوتی اور ایسی رہنمائی ہوتی کہ پھر تمہارا
 نام سن کر اللہ اللہ کرنے لگتے.....“

(جاری ہے)

يا حَيُّ يا قَيُّمُ

الحمد لله العتيق، فالحمد لله خير الرازقين

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۶۲

تیرے آبار کے کردار میں دنیائے وہ
کچھ دیکھا جس کی نظیر ڈھونڈ کے نہیں ملتی

حق پرستوں کو زہر پینا پڑا

تپتی ریت پہ لیٹنا پڑا

بھڑکتی آگ میں کودنا پڑا

کھال اتروانی پڑی

سولی پہ چڑھنا پڑا

دیکتے انگاروں پہ لیٹنا پڑا

بنگنی پیٹھ پہ کوٹے سہنے پڑے

بازو قلم کرنے پڑے

شیرخوار فرج کمرانے پڑے

مگر حق سے باز نہ آئے - یا حیاتِ یاقیدم

العَمَدُ لِلْحَقِّ الْقَبِيْرُ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّاقِيْنَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

کھڑا ہوا

- ۱۔ آقاؤں نے غلاموں کی سوار یوں کی مہاریں بچھیں
- ۲۔ عرب عجم کے فرمانروا نے حدِّ اللہ کی پاسبانی کرتے ہوئے بیٹے پر کوڑے برساتے۔
- ۳۔ حاکمِ وقت، قاضی کی کچھری میں، ملزم بن کر کھڑا ہوا۔
- ۴۔ خلیفہ وقت نے اکلِ حلال کے لیے باغوں میں گوڈھی مکی۔
- ۵۔ منگتوں کی جھولیاں جواہرات سے بھرنے والوں نے سوکھے ٹکڑے چبائے۔
- ۶۔ جو اور کھجور کھا کر قیصر و کسریٰ کا غرور خاک میں ملایا۔

۱۔ مسجد کے کچے فرش پر بیٹھ کر ایشیا اور
افریقہ کی قسمتوں کے فیصلے کیے۔

۲۔ پھٹے پڑنے کیڑوں اور بچڑے جو توں میں
توکل و تقویٰ اور فقر و غنا کو معنی بختے
۳۔ روما اور فارس پہ قہر الہی بن کر جھپٹنے والا
سپہ سالار معز ولی کا حکم سن کر عام سپاہی کی
حیثیت میں لڑا۔



اللہ کا فضل، رحمت اور برکت ہمیشہ کردار
پہ اُتری۔

بدر میں اُتری ، جنین میں اُتری
نجبر میں اُتری ، خندق میں اُتری
موتہ میں اُتری ، مکہ میں اُتری

قادیسیہ میں اُتری ، بیرونک میں اُتری
 اندلس میں اُتری ، یروشلم میں اُتری
 کہ دارپیش کم ، اب بھی اُترے گی اور
 ضرور اُترے گی۔ یہ ہو سکتا ہی نہیں کہ
 نہ اُترے۔)) یا حی یا قیوم

العقلم للعق القیوم

فانہ خبر التارقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۹۰۶۶

دنیا بھر کے اقوال یکساں کر۔ اگر کرنی پہ
 قائم نہیں، کچھ بھی نہیں۔

قول کرنی کی قوت پامر قوئی العزیز۔

محض قول نامقبول

تیری کس کرنی پہ کیا رحمت بر سے !
 کردار — کرنی پہ ہوتا ہے ، قول پہ نہیں اور
 فضل و رحمت و برکت کے نازل ہوتی
 ہے ، گفتار پہ نہیں ۔

اللَّهُمَّ اهْدِنِي مِنْ عِنْدِكَ اے اللہ مجھے اپنے پاس سے

ہدایت دے۔

وَافِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ اور مجھ پر اپنا فضل ڈال

وَالسِّرِّ عَلَيَّ مِنْ تَرْحُمَتِكَ اور مجھ پر اپنی رحمت (کا

سایہ) پھیلا۔

وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ اور مجھ پر اپنی برکات نازل

فرما۔

(علی الیوم واللیلۃ ابن مسنیؒ / کتاب العمل بالسنۃ جلد دوم ص ۳۷)

يا حَيُّ يا قَيُّوْمُ

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّوْمِ فَاللَّهُ خَيْرٌ مِنَ الرَّزَقِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۶۷



PURE THOUGHTS ARE PERFECT,
BASED ON HUMAN SCIENCE
AND FOR THE BETTERMENT
OF ALL HUMANITY.



يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الحمد لله الذي القيتوم
فان الله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۹۰۶۸

* دیکھ، سن، کچھ مت کہہ

* نہ دیکھ، نہ سن، نہ کہہ

یہ ایک ہی خصلت کے مختلف مقامات

ہیں۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم

فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۶۹

باتوں میں آفت، خاموشی میں نجات

یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم

فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۴۰

IT IS ALMOST IMPOSSIBLE
FOR A MAN TO ENDEAVOUR
CAPTIVITY OF SILENCE —
OF COURSE — A TOUGH TASK!

WHEN TONGUE IS SILENT,
ALL OTHER ORGANS ARE
IN ACTION.



يَا أَيُّهَا الْقَائِمُ

الحکمہ للحی القیوم
فانہ خیر المرارین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۷۱

سب سے شرمندہ کن گناہ نریبان کے گناہ

یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۷۲

ذکر باتوں کی کمی کو پورا کر دیتا ہے۔ لیکن
کوئی بھی بات ذکر کی کمی کو کبھی پورا نہیں
کر سکتی۔

بات کیسی بھی ہو، کافی نہیں، بات کے

ساتھ عمل ضروری ہے۔ یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۷۲

عمل ، دین کی وہ خاموش تبلیغ ہے جس کا
دار کبھی خالی نہیں جاتا۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم
فان الله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۹۰۷۲

قابلیت بہترین سفارشات ہے۔ قابلیت دشمن
کو بھی تحسین پہ محسوس کر دیتی ہے۔

چوکیداری ایک اہم اسامی ہے ، ہر کس ذمہ
چوکیدار نہیں ہو سکتا۔

یا حی یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم
فان الله خير الرازقين
والله ذو الفضل العظيم

۹۰۷۵

مولوی وہ ہے جو چاروں مذاہب میں
فتویٰ دے سکے۔ شیخ وہ ہے جو طریقت
کے چاروں خاندانوں میں تعلیم دے سکے
فقیر وہ ہے جو شب روز ہمہ تن دامن
ذکر الہی میں محو و مہاک رہے۔

یا حی یا قیوم

الحمد لله للہی القیوم
فانہ خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۷۶

بندے کی سب سے بڑی خدمت بندگی کو دین
کی طرف بلانا اور اللہ کی راہ پر چلانا ہے

یا حی یا قیوم

الحمد لله للہی القیوم فانہ خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۷۷

ہدایتِ رحمت کی اصل ہے
جس پر رحمت ہوئی، اسے ہدایت ملی
جسے ہدایت ملی، اس پر رحمت ہوئی۔

یا حی یا قیوم

الحکمد للہم القیوم
فاللہ خیر التارکین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۷۸

میں جب تجھ سے علیحدہ اپنی ایک دنیا بناتا
ہوں، پریشانی میں بکھر جاتا ہوں اور جب
میں ————— میں نہیں بنتا ————— اپنے
میں تجھ کو پاتا ہوں، اس کش مکش سے
نجات پاتا ہوں۔ یا حی یا قیوم

یہ سارا جھنجھٹ میں ہی کا تو ہے
جو تیرا کوئی حجاب اُٹھنے نہیں دیتا۔



ایک تخت پہ دو بادشاہ بیٹھ کر حکم نہیں
چلا سکتے۔ اس میں کو ختم کر اور اس کو
ایسے مار کہ پھر کبھی اور کہیں اس کا نام و نشان
تک باقی نہ رہے۔ یا حسیا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ
فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّاقِمِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۷۹

اللہ میں ہوں۔ جو چاہتا ہوں، کرتا ہوں۔

جس حال میں رکھوں، رکھتا ہوں۔

بہترین و عمدہ ترین و اعلیٰ ترین حال:

ذکر و فکر میں محویت و انہماک

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم
خالقہ خیر التارقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۰۸۰

إلا اللہ کے معنی قلند ہی پہ کھلے۔

قلند — کیف و سرور کا مظہر

اول ہستی کی مستی کا ترجمان

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم
خالقہ خیر التارقین

واللہ ذو الفضل العظیم



PROCARDIAL
(metoprolol) extended release

24 Hour Control of
Hypertension or Angina

ذوالجلال والاکرام

جلال باکمال واکرام
 صفت غظینۃ الکبریٰ ہے اور اللہ تبارک تعالیٰ
 ذوالجلال والاکرام ہی کو لائق و سزاوار ہے
 اللہ سبحانہ نے اپنی کائنات کا نظام
 جلال واکرام سے مربوط و منظوم کیا ہے۔



- سات چیزوں سے جلال پیدا ہوتا ہے :
- ۱: عمل بالاستقامت (جس میں قرآن کریم کا پہلا نمبر ہے)
 - ۲: حدود اللہ کی محافظت (ادامہ و نواہی)
 - ۳: صبراً جمیلاً (ہر معاملہ میں)
 - ۴: استغنیٰ (بے نیازی)

۵ : ذکرِ دوام

۶ : خیرات و صدقات

۷ : خاموشی (سب کچی سردار)

طریقت میں خاموشی بمنزلہ ڈھکن کھے ہے۔

جب تک کوئی خاموشی سے لیس نہیں ہوتا،

اس کا محفوظ و سلامت ہونا بڑا مشکل ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ خَيْرٌ مِنَ الْقِيَامِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۸۲

خاموشی بندے کا سب سے مؤثر ہتھیار ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ خَيْرٌ مِنَ الْقِيَامِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۸۳

جب نفس

کفرِ شُرک

اور

نفاق سے

بیزار ہوا، حاضر ہونا ناظر ہوا۔

اس پہ استقامت

عین عبادت اولی

اس حال میں مرنا

عین شہادت

یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ

فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّمَنْ رَقِبَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

PROCARDIA
long-acting extended release

4-Hour Control of
Hypertension or Angina

۹۰۸۲

استقامت زندگی کا جوہر اور کامیابی کا مینار ہے
 درجات و مراتب استقامت ہی کے تابع۔
 سکون و اطمینان اس دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہے
 اور یہ استقامت ہی کی بدولت اللہ اپنے بندوں
 کو عنایت فرمایا کرتے ہیں۔

فقر کی ساری داستان، ازل تا ابد استقامت
 ہی کی تشریح و تفسیر ہے اور فقر کے بغیر کسی میں
 میں استقامت کا جھنڈا جھلتے نہیں دیکھا۔

یا حی یا قیوم

الحمد لله العظیم
 فانه خير الرازقين

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۸۵

انسانی زندگی جدوجہد اور مسلسل عمل ہی کا دوسرا نام ہے

شوق کی سواری کے بغیر زندگی کی کوئی منزل کبھی طے نہیں ہو سکتی

دنیا کی اس وادی میں، ہر منزل کو — دینی ہو یا
دنوی — طے کرنے کے لیے صرف شوق ہی کی
سواری چلا کرتی ہے۔

شوق تیری منزل کا براق ہے اور تجھے، جہاں بھی تو جا
گا، پہنچا دے گا۔ شوق پیدا کر۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله رب العالمین فالله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۸۶

KEEN OBSERVER — SUCCESSFUL!



KEENNESS — RESULT OF
STRUGGLE!

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيمِ

فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّمَنْ عَمِلَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۸۷

QUICK DECISION
IS NORMALLY TRUE.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيمِ

فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّمَنْ عَمِلَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۸۸



ONE WHO DEPENDS
ON PENDINGS,
FAILS.



يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّوْمِ
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۸۹

رحمت اور زحمت دونوں بندے ہی میں ہوتی ہیں،
بندہ ہی رحمت اور زحمت کا موجب بنا کرتا ہے

یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّومِ

فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۹۰

دنیادار، دین دار کا دوست نہیں ہو سکتا مگر
دنیادار اور غرض کیلئے۔ اس کی دوستی پہاڑ کی
چوٹی پہ جمی ہوئی برف کی طرح چند لمحوں کی جہان
ہوتی ہے ادھر دھوپ چمکی، ادھر یہ پگھلی۔

یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّومِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۰۹۱

تیری اس دُنیا میں ، اے دُنیا کو بنانے والے ،
 نظر اور وساوس کا بول بالا ہے۔ حسد و وساوس
 بدترین ہوتے ہیں ، ان کو جلا کر ہی مَن روشن ہوتا ہے۔
 نہ مالتو تو جلا کر دیکھو۔ یا حجت یا قیوم

یا حجت یا قیوم

الحمد لله القیوم
 فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۹۲

اے اپنے مَن کا دیا جلا ! تیرے اپنے
 ہی مَن میں روشنی کا چراغ ہے ، اسے جگا۔
 کوئی اور چراغ اس مَن کو جگا نہیں سکتا۔

یا حجت یا قیوم

الحمد لله القیوم فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۹۳

ظاہر و باطن کی موافقت پر جسمانی و روحانی ترقی کا
دار و مدار ہے۔ جب تک تن کے ساتھ من موافقت
نہیں کرتا، کسی بھی شے کا عروج ممکن نہیں۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۹۴

دل کی دُنیا کے بریکانیر ریگستان کو سیراب
کرنے کے لیے پوری نہر کی ضرورت ہے،
چھوٹے چھوٹے کھالوں سے اتنا بٹا صحرا
کبھی سیراب نہیں ہو سکتا۔ یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم

فان الله ذو الفضل العظيم

۹۰۹۵

بند ہر شے کر سکتا ہے ، ہر قسم کے مجاہدہ کی تاب
لا سکتا ہے ، دن بھر روزہ رکھ سکتا ہے ، شب بھر
عبادت کر سکتا ہے ، بھوک پیاس کی شدت
برداشت کر سکتا ہے ، بڑے سے بڑے واقعہ پر
صبر کر سکتا ہے ، سر بازار بک سکتا ہے ،
قید و بند کی صعوبتیں جھیل سکتا ہے لیکن ادب
کی میزان پر کبھی پورا نہیں اتر سکتا ۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله الحق القیوم
حافظہ خیر الزرقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۰۹۶

جس طرح ہر مصنف اپنی کتاب کے شروع میں کتاب کا
تعارف لکھا کرتا ہے ، اسی طرح اللہ رب العالمین

نے اپنی کتاب قرآنِ کریم کا تعارف کرایا کہ
یہ کتاب اللہ کی طرف سے نازل کی گئی ہے

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

اس کتاب میں کسی بھی قسم کے شک و شبہ کی
کوئی گنجائش نہیں۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

یہ کتاب متقیوں کو راہِ ہدایت دکھاتی ہے
مَعْلُوْمٌ مَّا تَقْوٰى اِنْسَانِيْتِ كَمِيْمِلِ كَا

سب سے ضروری جزو ہے۔ اس کتاب سے

ہدایت پانے کے لیے بندے کا متقی
ہونا ضروری ہے۔

يا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الحمد لله للحي القيوم فالله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۹۷

لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

وحدت — اصرارِ الہیہ کا منبع۔

جو تجھ میں ہے ، وہ ہر میں ہے
باہر کوئی شے نہیں !

تو ہی ناسوت ،

تو ہی ملکوت ،

تو ہی جبروت ،

اور تو ہی لاہوت کی تفسیر



جو پڑھتے ہو — ناسوت

جو کرتے ہو — ملکوت

جو دیکھتے ہو — جبروت

اول

جو نہ پڑھتے ہو

نہ کرتے ہو

نہ دیکھتے ہو

لاہوت



جوں جوں کوئی اس پہ غور کرتا جائے گا، اسرار
کھلتے جائیں گے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

يا حَيِّ يا قَيُّوْمُ

الحمد لله الحي القيوم
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۹۸

شرمندہ ہو

بات بات پر شرمندہ ہو

—*—

کیا تم ایسے ہو جیسا کہلاتے ہو اور جیسا
لوگ تمہیں کہتے ہیں؟ يا حَيِّ يا قَيُّوْمُ

الحمد لله الحي القيوم
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۰۹۹

پامالی نفس کا بہترین اور سہل ترین علاج

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ
فَاللهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۱۰۰

ساری زندگی کی کوئی بات یاد نہیں آج کی۔
اسی طرح قیامت کو ہر کسی کو یہی معلوم ہوگا۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ
فَاللهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۱۰۱

حسد کے سر پہ خاک۔

انسان کو زیب نہیں دیتا

یا حجت یا قتیوم

الحمد للہ العلی القیوم

فانہ خیر الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۰۲

کسی نے ایک مردار کو مردار سمجھ کر کیا کیا

نہیں پایا _____ ؟

حکمت کا باب کھلا

اسرار کے در کھلے

برکات کا نزول ہوا

توکل سے مالا مال ہوا

رحمت نمود کر آئی

اطمینان نصیب ہوا

مردار کو مردار سمجھنے والا — مردہ نہیں — ابدی

حیات کا امین !

—*—

ملعون سے اجتناب ہرگز ویر نہیں کر سکتا۔

—*—

اگر کوئی ملعون سے اجتناب کرے

زبان سے

اصوات

عمت

خیالات

یا حی یا قیوم

العَمَد للبحر القیوم

فاطمہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۱۰۳

ملعون و مردار

ملعون و مردار میں سمیتلا ہو کر

دل بیسیا بتا رہا ہے

دماغ ماؤف

ہاتھ بے کار

چہرہ بے نور

فکر پریشاں

عمل بے کیف



ابدی سلامتی کا راستہ :

ملعون و مردار سے اجتناب



PROCARDIA For 24-Hour Control of Hypertension or Angina

عبادت کے جملہ ابواب ملعون و مردار
سے کھلی اجتناب کی بدلت کھلے

—*—

ملعون و مردار سے بھر لو رسیلینہ۔ شیطان کا سیفینہ
کبھی کناں لگتے نہیں بیجا
راہ ہی میں ڈوبا

—*—

فَاعْلَمْ! ہر علم کے لیے ایک واعظ ہے
طریقت کے واعظ کا نام ترکِ تائم ہے

—*—

ترکِ تائم

جسمانی لطافت کا راز

انسانی تنجیل کی پرواز

بشریت کی معراج

جامہ فتر کی لاج

حرفِ کُن کا راز دل

عشق و رقت کا ترجاں

جذب و جنوں کا جام اور

مستی کیفِ دوام سے

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم

فان الله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۱۰۴

تو دی جب بے خود ہوئی، مست ہوئی

مست ہوئے :

مست، مستی میں آئے ہوئے ہیں

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم

والله ذو الفضل العظیم

۹۱۰۵

ہر جمال میں تیرا جمال حبس لوہ گر

—*—

ایک بار دیکھ کر

تیرے خیال کے تصور میں محو رہنا۔ کافی

یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ

فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۱۰۶

انسان ————— عین الوجود

انسان کی توہین ————— عین توہین

یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ

فَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۱۰۷

عاشورہ

کرب و بلا کا منظر دیکھا

دُنیا کے تمام مراتب

لذت

زینت

راحت

شہرت

خاک و خون دکھائی دینے لگے

*—

ایسی توبہ کی اور ایسی توبہ کی کہ رہتی دُنیا تک
پھر ان میں سے کسی بھی شے کو کبھی قبول کرنے کا
خیال تک نہ رہا۔

*—

اس ہولناک منظر کو

دیکھ کر

اپنی ان آنکھوں کو

آنکھوں ہی میں سمایا

—*—

کسی بھی حال میں

اس منظر کو

پھر کبھی گم ہونے نہیں دینا،

ہمیشہ

زندہ اور

تائماً رکھنا

ہے۔!

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۰۸

کوئی ایسا پتا نہیں جو اللہ کا ذکر نہ کرتا ہو
یہاں تک کہ مٹی کے ڈھیلے ، پہاڑوں کے سنگریزے
اور ریگستان کے ذرات ۔

مگر ہم غافل ہیں حالانکہ مخلوق میں سے
اشرف کہلاتے ہیں ۔ یا حی یا قیوم

العقود للحي القیوم
خالقہ خیر البرزقین

وَاللّٰهُ ذُو الْقَضٰی الْعَظِیْمِ

۹۱۰۹

ذکرِ دوام — کائنات کی جان
ابتدا سے انتہا تک جاری

اہلِ ذکر — مذکور کے حوالے

کلتیاً حوالے

ماسوا سے بیگانہ

ذکر ہی کی بدولت بندہ — اشرف

—*—

ہر مخلوق اشرف نہیں — جو اللہ کے حکم کے تابع

نقل و حرکت پر کامزن — اشرف

—*—

قرآنِ کریم میں ارشاد ہے، اللہ نے انسان کو جس طریق

پر پیدا کیا۔ پھر وہ (اپنے اعمالِ بد کی وجہ سے)

أَسْفَلَ سَافِلِينَ ہو گیا البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے

اور انہوں نے نیک اعمال کیے، ان کے لیے نہ ختم

ہونے والا اجر ہے (سورۃ والتین) یا حی یا قیوم

الحمد لله رب العالمین

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

ذکرِ دوام

۱۔ ہم تن و من ذکر میں محو و منہک

۲۔ نفس، شیطان اور خناس کھلیے، کسی بھی

خیال و گمان کا کوئی راستہ نہیں رہتا۔



ذکرِ الہی جس تن و من میں جلوہ افروز ہو جاتا ہے،

ما سوا سے خالی ہو جاتا ہے۔ یا حی یا قیوم



اے اللہ! مجھے نفع دے

اللَّهُمَّ مَتَّعْنِي

میرے کانوں سے

بِسْمِعِي

اور میری آنکھوں سے

وَبَصَرِي

یہاں تک کہ انہیں میرا

حَسْبِي مَجْهَلُهَا الْوَرِثَةُ

وارث بنا

مِنْهَا

وَعَافِنِي فِي دِينِي وَ
 حَسْبِي وَالصُّرْبِي
 مِمَّنْ ظَلَمْتُمْ
 حَتَّى تَبْئِنَ فِيهِ
 تَأْرِي ط
 اور عافیت کے مجھے میرے دین
 اور میرے جسم میں اور مذکر میری
 اس شخص کے مقابلہ میں جو
 مجھ پر ظلم کرے یہاں تک کہ
 تو دکھلائے مجھے اس شخص
 میں میرا بدلہ۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ
 لِقَلْبِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ
 أَمْرِي إِلَيْكَ
 وَالْحُجَاتُ ظَهَرِي
 إِلَيْكَ وَخَلَيْتُ
 وَجْهِي إِلَيْكَ
 لَا مَلْجَأَ مِنْكَ
 اے اللہ بے شک میں نے
 سپرد کی اپنی جان تیری طرف
 اور سپرد کیا اپنا معاملہ (کام)
 تیری طرف اور جھکایا اپنی کمر
 کو تیری طرف اور توجہ کیا اپنے
 چہرے کو تیری طرف کوئی ٹھکانا
 نہیں مگر تیری ہی طرف میں

إِلَّا إِلَيْكَ أَمْنٌ
 بِرَسُولِكَ
 الَّذِي أَرْسَلْتَ
 وَبِكِتَابِكَ الَّذِي
 أَنْزَلْتَ ط
 ایمان لایا تیرے اس رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم پر
 جس کو تو نے بھیجا
 اور تیری کتاب پر جو
 تو نے نازل فرمائی

المستدرک للحاکم / کتاب العمل بالسنن ج ۴ ص ۸۶-۸۷

يا حَيِّ يا قَيُّمُ

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّمِ
 فَالْحَمْدُ خَيْرٌ مِنَ الرِّزْقِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۱۱

ذکر جاری رکھ، قدرت کی حکمت پر عترتیں

مت کمر

يا حَيِّ يا قَيُّمُ

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّمِ فَالْحَمْدُ خَيْرٌ مِنَ الرِّزْقِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۱۱۲

بڑے بڑے نانی گرامی شہ زور — اس اکھاڑ
 میں اترے ، مگر عزم و استقامت کے
 معیار پہ پورے نہ اترے ۔ اس راہ کی پُرتیج
 وادیوں میں گھرا کر لوں بھاگ نکلے کہ آج تک نام و
 نشان نہ ملا۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم
 فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۱۱۳

جس بندے کو تونے اپنا ذکر بچتا ہے ،
 اسے واہیات و خرافات سے بھی دُور رکھ

—*—

تیرے ذکر کے ہمراہ واہیات و خرافات

کی مجلسِ چحمتی نہیں۔ یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْعَقْدِ الْقِيَمِ
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۱۱۴

عافل ——— مردہ

زندہ ہے، زندگی سے بہرہ ور نہیں
غفلت میں نفس و شیطان و خناس کی سرداری

—*—

روحِ علیل

قلبِ پریشان

یہ زندگی بھی بھلا کوئی زندگی ہے؟

نہ جینے کے قابل نہ مرنے کے۔

حسرت کا مرقع

—*—

بیدار ہو
میدان میں اتر
نراندگی تیری منتظر ہے

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحق القیوم
فان الله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۱۵

نماز کی اصل — سجدہ میں وصل
عبد و معبود کے مابین ہم کلامی کا لازو نیاز

جس نے بھی، جو پایا، سجدہ ہی میں پایا

ایک سجدہ کا منکر — شیطان

ایک سجدہ کی بدولت توبہ نصوح کی برکات

کا نزول - یا حی یا قیوم

الحمد لله العظیم
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۱۱۶

جس سال، جس ماہ، جس دن، کسی کو کوئی
نصبت عنایت ہوئی، سعید و سعود و مبارک
ساعت کہلائی

اس دُنیا میں کوئی بھی ایسا دن نہیں جو کسی کسی
شخصیت کے کسی کردار کی یاد نہ ہو۔

یا حی یا قیوم

الحمد لله العظیم فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
 حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ
 يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي
 يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ ط
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ
 حُبَّكَ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي
 وَأَهْلِي
 وَمِنَ السَّمَاءِ الْبَارِدِ
 سِائِلِي (وشیریں)

اے اللہ میں تجھ سے
 مانگتا ہوں تیری اور انکی محبت
 جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور اس
 عمل کی محبت جو مجھے پہنچا تیری
 محبت تک اے اللہ بنا دے تو
 اپنی محبت مجھے زیادہ محبوب
 میری جان سے اور میرے گھر والوں
 سے اور ٹھنڈے (وشیریں)

پانی سے۔

جامع الترمذی / کتاب العمل بالسنة جلد ۳ ص ۶۳

ف: منفلوک الحال بچوں و مسکین کو کھانا کھلانا بھی اللہ کی

محبت تک پہنچنے کا ایک ذریعہ ہے۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم فالله خیر اللذین

والله ذو الفضل العظیم

۹۱۱۸

ہر رشتے کو توڑ کر ہی اللہ کا رشتہ قائم

ہوتا ہے۔ یا حبیبیا یتیم

الحمد لله للحق القیوم

عافه خیر الرازقین

وَاللهُ ذُو الْعَظْمِ الْعَظِيمِ

۹۱۱۹

فقر کے نزدیک

دُنیا کی کوئی بھی چیز

(مال ہو یا منال)

اور کوئی بھی منصب

(اگرچہ ہفت تسلیم کی شاہی ہو)

کوئی قدر و اہمیت نہیں رکھتا

مطلق نہیں

اللہ کے بغیر ہر شے
بی بیج و بیکار گردانی جاتی ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم

عالمہ خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۱۲۰

معیارِ سلوک

گل کے لیے رکھی ہوئی چند کھجوروں پر حضورِ قدس

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ

کے پاس آئے اور ان کے پاس کھجوروں کا

ڈھیر لگا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

بلالؓ: یہ کیا ہے ؟

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ایک چیز ہے جسکو میں نے کل کے لیے جمع کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تو اس سے نہیں ڈرتا کہ اس کا بنجار بنے

دوزخ کی آگ میں، قیامت کے دن ؟

بلالؓ! اسکو خرچ کر دے اور عرشِ عظیم کے

مالک سے افلاس اور فقر کا خوف نہ کر۔

(بیہقی 7/ مشکوٰۃ شریف جلد اول ص ۳۲۷ شمارہ ۱۷۸۰)

یا حییٰ یا قیوم

العتمد للحنی القیوم
فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم



24-Hour Control of
Hypertension or Angina

۹۱۲۱

فعل، فاعل اور مفعول کی گہنی کا اصطلاحی

نام گہلا ہے۔ یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ
فَاللَّهُ خَيْرٌ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۱۲۲

مخلوق کی بعض کلام اللہ کو ایسی پسند ہوتی

ہے کہ بار بار لکھنے کی عنایت فرماتے ہی رہتے

ہیں۔ اسی طرح جو عمل اللہ کی بارگاہ میں

مقبول ہو جاتا ہے، استقامت سے بھرپور ہو

جاتا ہے، کسی بھی طرح باطل ہونے کا امکان

نہیں ہوتا۔ یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ
فَاللَّهُ خَيْرٌ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

کل کائنات کی محبت چار حصوں میں منقسم
ہے یا محبت کے چار اجزاء ہیں۔

جب تک یہ چاروں کسی دل میں جمع نہیں ہوتے
محبت پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتی۔

۱۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے

۲۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے

۳۔ دینِ اسلام سے

۴۔ مخلوق سے

و ما علينا الا البلاغ

يا حي يا قيوم

الحمد لله الحي القيوم

فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

عشقِ طریقت کا امام اور محل کا ستا کی جاتے۔

ہر عقل ناقص ہے، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ڈوب کر سلیم بنتی ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں جب تک عقل پہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق غالب نہیں آتا، سلیم نہیں ہو سکتی، ہر وقت نقص کا احتمال رہتا ہے۔ عقل کا گھوڑا میدان ہی میں دوڑ سکتا ہے،

پہاڑ کی بلندی پہ نہیں چڑھ سکتا۔ عقاب صرف عقاب ہی، پہاڑ کی چوٹی پر پرواز کر سکتا ہے۔ عقل کی رہنمائی معتبر نہیں۔ عقل عشق کی رہنمائی میں سلیم بنتی ہے۔ عقل کی ساری داستان پرٹھیں

عشق کے بغیر ناکام رہی۔ جہاں بھی عشق نے
اس کا ساتھ چھوڑا، دم توڑ گئی۔

جس جدوجہد میں بھی عشق کا فرمانہ نہیں ہوتا،
بے جان رہتی ہے اور بے جان چیز کیونکر کسی
مقام پہ پہنچ سکتی ہے ؟

اللہ عشق عنایت فرماتے ہیں اور حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم سوز و گداز اور سوز و گداز ہی اصل
زندگی ہے۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله للعق القوم
فان الله خير الراقيين

والله ذو الفضل العظيم

۹۱۲۵

جس طرح کسی پراجیکٹ کو چلانے اور
پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ایک سندھی

تجربہ کار اور جفاکش انجینئر اور متعلقہ عملے کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح چوکیداروں، خدمت گزاروں اور خاکروہوں کی بھی ویسی ہی ضرورت ہوتی ہے۔
 دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے جس طرح علمائے کرام کا ہونا ضروری ہے، اسی طرح ہم خاک نشینوں کا۔

اللہ اپنے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کی خاکروہی کا مقام عنایت فرمائے۔ آمین آمین آمین

يا حَيُّ يا قَيُّوْمُ

الْحَكْمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ

فَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ

وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۱۲۶

روحِ امرِ ربی ہے جو گوشت پوست کا لبادہ اوڑھے،

اللہ رب العالمین کے حکم اور ارادے کے
 ماتحت نقل و حرکت پر محکوم و مجبور و مقدر ہے
 روح کی دو قسمیں ہیں
 انسانی اور حیوانی
 انسانی روح کا مقام 'دماغ' اور
 حیوانی روح کا مقام دائیں پستان کے نیچے ہے۔
 اسکی دو دلیلیں معروف ہیں۔ معروف وہ چیز ہے
 جس کو طہرت قبول کرتی ہے۔ مثلاً انسان جب
 کسی معاملے میں غور کرتا ہے تو اپنی دونوں آنکھوں
 کو بند کر کے اپنے دماغ کی طرف پوری توجہ سے
 متوجہ ہوتا ہے گویا روح اس مطلوبہ معاملہ میں اس
 قدر کوشاں ہوتی ہے کہ جب تک اس کا صحیح حل
 نہیں سوچ لیتی، غور رہتی ہے۔ اللہ روح کی رہنمائی

کرتا ہے اور جس بات کا اسے پتہ ہی نہیں ہوتا،
 اس پر منکشف ہو جاتی ہے۔ روح کا یہ فیصلہ صبح
 ہوتا ہے۔ روح حیوانی جب متفکر ہوتی ہے تو جگر
 میں خوف و مہراس پیدا ہوتا ہے، آگ سی اٹھتی ہے
 اور اس سے سارا سینہ دہکنے لگ جاتا ہے۔
 جب تک اللہ سے قرار نہیں بخشا، تن کے سارے
 قلبوت میں بقراری چھائی رہتی ہے۔ یا حیا یتیم

العتمد للحق القیوم

فالله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۱۲۷

علم ہے، عمل نہیں
 تجربے، نظر نہیں

نظر ————— عنایت پہ اول

عنایت ————— عمل پہ موقوف

یا حییٰ یا قیوم

العنجد للحنی القیوم
فان الله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۱۲۸

اللہ تبارک تعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام نے
ہمیں نیک عمل کرنے اور بُرے عمل سے باز رہ
کمر زندگی گزارنے کے لیے دنیا میں بھیجا ہے۔
نیکی کرنے اور بُرائی سے بچنے کی کوشش کا
اصطلاحی نام جہاد ہے۔ جہاد اکبر یعنی سب
سے بڑا جہاد۔ عمل کی تین قسمیں ہیں :

نیکی

بد

نہ بد نہ نیک

جن باتوں کے کرنے کا اللہ تعالیٰ اور حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ نیک، اور جن باتوں
سے منع فرمایا ہے، بد ہیں۔ جن کے کرنے کا نہ
حکم دیا گیا نہ منع فرمایا گیا، مباح ہیں نہ نیک نہ بد۔



ہر عمل کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں

اتباع اخلاص استقامت

اتباع : جو بھی نیک عمل اختیار کیا جائے اللہ

رب العالمین کے حکم اور حضورِ اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم کی اتباع میں کیا جائے

اخلاص : ہر عمل میں اخلاص پایا جائے یعنی

جو کچھ بھی کیا جائے اس کا مدعا اللہ اور رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہو، کوئی اور غرض و
 غایت نہ ہو اور نہ ہی دکھلاوے کھیلنے کیا جائے۔
 استقامت : کبھی عمل کو ایک بار اختیار کر کے پھر کبھی
 ترک نہ کیا جائے اگرچہ بظاہر ثمرات کا ظہور نہ بھی ہو۔



نیک اعمال دنیا و آخرت میں بند کے منس اور کامیابی کے
 موجب ہوتے ہیں۔ نیک اعمال کے بیشمار ثمرات ہیں
 مثلاً یہ کہ اللہ تعالیٰ نیک عمل کرنے والے کے دل
 میں غنا بھر دیتے ہیں اور ہر معاملہ میں اس کے وکیل و
 کفیل و نصیر ہو جاتے ہیں جو دل نیک کاموں میں
 مصروف ہو جاتا ہے، اللہ پھر اس کو کسی اور کام
 میں مشغول ہونے نہیں دیتے،
 اس کے دل کو شاد کر دیتے ہیں، آباد کر دیتے ہیں

اور مسرور محسوس کر دیتے ہیں۔ اسے کوفت
 میں راحت محسوس ہوتی ہے۔ وہ کسی بھی حال میں نہ
 واویلا کرتا ہے نہ شکوہ۔ ہر حال میں،
 جو بھی وارد ہوتا ہے، شکر کرتا ہے اور

سجدہ۔ * یا حیت یا حیتوم

العنمد للحنی القیوم
 فانه خیر الرقبین
 والله ذو الفضل العظیم

۹۱۲۹

نَحْبُ اقْرَبْ

اللہ تعالیٰ اپنی کتاب قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ
 میں شاہِ رگ سے بھی نزدیک ہوں نیز فرمایا کہ بیچ
 تمہارے نضوں کے — اور جس نے بھی تیری
 خبر دی، یہی دی کہ تو بیچ ہی میں ہے۔ تجھے

جس نے بھی پایا، اپنے ہی اندر پایا۔
 تیری تلاش ہر جا ہوئی لیکن کسی کو بھی تو باہر نہ ملا۔
 جسے بھی ملا، اپنے ہی اندر ملا — اس تن میں
 تیرا ڈیرہ، اس من میں تیرا پھیرا، پھر پر ڈوری کیسی؟
 تیری تلاش کہاں ہو؟ کیسے ہو؟

مر سے لے کر پاؤں تک، جسم کا اگ انک
 گوشت پوست میں پلٹا ہوا کثیف اور مکر مٹی
 ہونے والا ہے — تن کا ہر جزو ایک جسم
 رکھتا ہے۔

اس سارے تن میں صرف سانس ایک ایسی
 چیز ہے جس کا کوئی جسم نہیں۔ لطیف، بے رنگ
 غیر اختیاری اور آزاد ہے۔ دم اس تن کی حیات
 کا واحد باعث اور زندگی کا دار و مدار سانس ہی ہے
 موقوف ہے۔

سانس ختم۔ جان ختم، جہان ختم، ہر شے ختم



سانس کسی کے بھی قبضہ میں نہیں، آزاد ہے
 اس پر کسی کو بھی کوئی قابو نہیں۔ اسے کوئی روک
 نہیں سکتا، نہ ہی اسے کوئی لانے والا ہے۔
 جب اس نے نہیں آنا، اپنے آپ نہیں آنا
 کسی کا کوئی حیلہ، کوئی تدبیر اسے ہرگز لانے پر
 قادر نہیں۔ دم آزاد، اس کے سوا ہر انگ
 محکوم اور انسانی گرفت کے تحت نقل و حرکت
 پر کامزن۔

اس دم کو یونہی مت جان۔

اس دم میں خالق کا وہ بھید مخفی ہے جو بہت
 کم بندوں پہ کھلا۔

اس دم میں اُسے تلاش کر اور یقین جان کہ تن کے انجن
کا ڈرائیو تن ہی کے اندر موجود ہے اور اسی کی حکمت سے
تن کا یہ انجن چلتا ہے — ڈرائیو کے بغیر کوئی
انجن کبھی چل نہیں سکتا۔

جو تجھ میں ہے، وہ ہر میں ہے۔

جو ہر میں ہے، وہ تجھ میں ہے۔

لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ پُغورِ کُر، فِکْرِ کُر اور ساری خدائی میں
اس کا نُور دیکھ۔

یہ سارا ظہور لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ ہی کا تو ہے!

لا اِلهَ سے موجودات کی ہر شے کی نفی کر۔

اِلاَّ اللهُ سے موجودات کے خالق و مالک و معبود کو دیکھ۔

ایک فانی، ایک باقی

یہ جو نظر آتا ہے — فانی

اور جسے تو کسی بھی رنگ میں دیکھ نہیں سکتا
اور جس کے نور سے ہر شے متحرک و متکلم ہے،

فانی

فانی کی نفی کر

باقی کو ت تم رکھ۔

یا حییٰ یا قیوم

العَظْمَدُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ

عَاطِقُ خَیْرِ الرَّزَقِیْنَ

وَاللّٰهُ ذُو الْعِزَّةِ الْعَظِیْمِ



کتابِ تقدیر

کائنات کا ذرہ ذرہ اور ہر ذرہ تقدیر کے تحت
 مجبُو و مقذور ہے۔ کسی کی بھی اپنی کوئی مرضی نہیں۔
 ہر کوئی ہر حال و مقام میں تیری تقدیر کا مقذور ہے۔
 کسی کی کوئی تدبیر کسی تقدیر کو نہیں روک سکتی۔
 دُعا عین تقدیر ہے۔

جس دُعا سے جو تقدیر بدلتی ہوتی ہے، وہ
 بھی تقدیریں لکھی ہوتی ہے کہ فلاں وقت یہ
 بندہ میرے فلاں بندے کے پاس جا کر دُعا
 کی فرمائش کرے گا اور پھر میں اس کی دُعا قبول
 کروں گا۔

قیامت تک جو کچھ ہونگے، لکھا جا چکا ہے۔

اسے کوئی بدل نہیں سکتا۔

ہم سب، جو کچھ بھی کر رہے ہیں، تقدیر ہی کے

ماتحت کر رہے ہیں اور اسی طرح ہو رہا ہے جیسے کہ

چاہیے۔ نہ اپنی مرضی سے کوئی نیک نصیب

نہ بد نصیب۔ ہر بندہ ہر حال میں ہر وقت تقدیر

کا مقدر۔ اور کسی بندے کا اللہ کی تقدیر نہ خوش

رہنا بڑی سعادت مندی ہے۔

اللہ رب العالمین اپنی کائنات کے نظام

کو عین حکمت سے چلا رہا ہے۔

ہر بندہ اللہ کی حکمت کو سمجھ نہیں سکتا۔

بندے کا یہ تسلیم کر لینا کہ ”جو“ جیسے ہو رہا ہے،

سراسر حکمت پہ مبنی ہے“ — عبدیت کی جان۔

ہر تقدیر کا قادر قادر المقتدر ہے،

اور اعتراض، شکوہ، گلہ، بجدیت کی موت اور
اللہ کو ناپسند۔ بندہ جب شکوہ و شکایت
کرتا ہے، گویا اللہ کے یکے کو ناپسند کرتا ہے۔
جسے اللہ کا کو ناپسند نہیں، اور جس کا ہوگا؟
ہمیں کسی بھی بات کی کوئی خبر نہیں کہ کیسے ہونی چاہئے۔
اللہ کو خبر ہے۔ جیسے وہ کرتا ہے، اسی طرح ہونے
میں حکمت و بھلائی ہے۔

کسی بات پہ کوئی اعتراض نہ کر۔ جو بات
جیسے ہوتی، اسی طرح ہونی تھی۔ اللہ رب العالمین
نے اپنی مخلوق کو کیسے کیسے حالوں میں رکھا ہوا ہے!
کوئی مومن ہے کوئی کافر، کوئی نیک ہے کوئی بد
کوئی امیر ہے کوئی فقیر، کوئی تندرست ہے
کوئی بیمار، کوئی طاقتور ہے کوئی ضعیف، کوئی

معزز ہے کوئی ذلیل، کوئی شاہ ہے کوئی گدا،
 غرضیکہ ہر بندہ اپنے اپنے حال میں مصروف
 مشغول ہے

—*—

اللہ اپنی ساری خدائی کارازق ہے۔ ہر مخلوق
 کو درجہ بدرجہ ہر روز روزی پہنچاتا ہے لیکن ایک
 سی نہیں۔ کسی کو کم، کسی کو زیادہ۔ کسی کو بہت ہی کم،
 کسی کو بہت ہی زیادہ۔ حالانکہ اس کے ہاں کسی
 بھی شے کی کوئی کمی نہیں اور نہ ہی وہ بے انصاف ہے۔
 اللہ کے حکم کے بغیر، اللہ کی کوئی مخلوق، کسی کو
 کسی بھی قسم کا، کوئی نقصان پہنچا سکتی ہے نہ ہی نفع
 مگر اللہ کے حکم سے اور اتنا جتنا کہ اللہ حکم دے۔
 کسی مخلوق کو، کسی مخلوق پہ، کسی بھی قسم کی، کوئی

قدرت اور تصرف حاصل نہیں مگر اللہ کے حکم سے
 اور اللہ کا حکم ہر وقت جاری ہے ہر جا جاری ہے
 اور یہ کہ اللہ کے حکم کے بغیر پتہ تک نہیں ہل سکتا،
 نہ ہی کوئی ذرہ کسی بھی حرکت پہ کوئی قدرت کھتا
 ہے۔ پتا پتا، ذرہ ذرہ مجبور و محکوم ہے۔

کسی کی بھی اپنی کوئی مرضی نہیں۔
 اللہ مالک الملک، احکم الحاکمین اور قادر المتقد
 ہے۔ — اپنے ملک میں جیسے چاہتا ہے کرتا
 ہے، اسے کوئی روک نہیں سکتا۔

جسے جو چاہتا ہے، دیتا ہے۔ جسے جو چیز دے
 اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کبھی دے نہیں سکتا۔

کون و مکان کی ہر شے تیرے ہی قبضہ قدرت میں
 مجبور و محکوم ہے۔ تو جو چاہے کرتا ہے، تجھے کوئی

روکنے والا نہیں۔

بادشاہت تیری ہے۔ جسے جو ملا، تیرا عنایت

کیا ہوا ملا۔ تو جسے چاہتا ہے، اپنی زمین پر بادشاہ

بنا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے، فقیر۔

شاہی اور فقیری تیری ہی دو ضروری چیزیں ہیں۔

جسے چاہا بادشاہ بنا دیا، جسے چاہا فقیر۔ دونوں میں

کسی کا بھی کسی بھی امر پر کوئی اختیار نہیں۔

دونوں بے بس و بے کس ہیں۔ ایک ہی مالک کی

مملوک اور ایک ہی قادر کے مقدر۔ جسے جو عزت

ملی، تیری طرف سے ملی۔ جسے تو نے ذلیل کیا،

ذلیل ہوا۔ عزت و ذلت دونوں تیری طرف

سے ہیں۔ کسی کا کوئی درجہ، منصب اور مرتبہ

نہیں، ہر شے تیری ہی طرف سے ہے۔ تیرا

کوئی ثانی نہیں، کوئی شریک نہیں، تو وعدہ لا
شریک اور قادر المقتدر۔

یہ پہاڑ یہ دریا یہ صحرا یہ سمندر، تیرے ہی تو ہیں!
ہر رنگ تیرا رنگ اور ہر رنگ میں تو پوری طرح
جلوہ گر۔ کوئی بھی شے تجھ سے خالی نہیں۔
کسی بھی شے کا اپنا کوئی وجود و اختیار نہیں اور
کوئی بھی شے کسی بھی امر پر کسی بھی قسم کی کوئی قدرت
نہیں رکھتی۔ ہر ہستی میں تو، ہر ہستی میں تو اور تو ہی تو۔

مست بولے!

”مست، مستی میں آئے ہوئے ہیں“

یا حجت یا فہیم

الحمد للہ القیوم

فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

علم و حکمت

ہمارا دین ، ہمارا مذہب ، ہماری ملت ، ہماری
 تہذیب و تمدن ، ہر کسی سے اعلیٰ ، افضل ، اکمل اور
 وری الوری ہے اور ہماری ہر تعلیم ہر لحاظ و اعتبار سے
 مکمل اور مستحسن ہے۔ ہم کسی بھی علم و فن کے لیے کسی
 دوسرے کے ہرگز محتاج نہیں۔ ہم ہر قسم کے علم و حکمت
 کھیلے صدیق و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی طرف رجوع کرتے
 ہیں۔ ارسطو و افلاطون کا کوئی علم ہمارے کسی علم
 کی برابری نہیں کر سکتا۔ حکمت ہماری قومی میراث ہے۔
 ہر کسی نے ہر علم و حکمت ہمیں سے سیکھی اور ہم نے
 سب کو سکھلایا۔ ہماری ہر حکمت ارسطو و افلاطون کی
 ہر حکمت سے افضل ہے ہمارا ہر علم ارسطو و افلاطون کے
 ہر علم سے افضل ، اعلیٰ و نافع ہے۔ ارسطو بے چارہ

شیطان کی پوری گرفت میں محکوم تھا، اس سے
 عالمِ کبرِ حکمت کی کیا توقع کی جاسکتی ہے ؟
 جو ذہن ساری عمر اپنے خالق کی توحید کو نہ سمجھا
 ہم اسے کسی بھی طرح حکیم تسلیم نہیں کر سکتے
 اس کی علم و حکمت کا چرچا مغربی تعصب اور
 فرنگی کا پُرفریب جال ہے۔ وہ اسے بنا سنوار
 کر اس انداز میں لایا کہ کوئی بھی اسے سمجھ نہ سکا۔
 اس کی ساری باتوں کو جمع کرنا اور دیکھو کہ اس کی
 کون سی بات ہماری کس بات سے اعلیٰ و افضل ہے۔
 ایک بھی نہیں اور کوئی بھی نہیں۔ اس کا کوئی علم،
 کوئی حکمت، کوئی قول اور کوئی فعل ہمارے کسی
 علم و حکمت اور قول و فعل کو مات نہیں کر سکتا۔
 اس کی کس طرحِ حکمت کو اسلام میں کوئی دخل نہیں اور
 ہمیں اپنی علم و حکمت پر بے حدنا ہے۔ اس نے

ہماری خاک برابری کرتی ہے جو اپنے خالق کو نہ
 پہچان سکا، کسی کو کیا علم و حکمت کا درس دے گا؟
 ہم اپنے دینِ اسلام کے علم و حکمت کی علم گیر برتری
 کے دعویدار ہیں۔

دوسرا کوئی ایسا دعویدار نہیں ہو سکتا۔

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے :
 ”میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے۔“
 ”میں حکمت کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے۔“
 ہم ہر قسم کے ہر علم و حکمت کے لیے کلبیتاً مولائے علی
 کرم اللہ وجہہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں

شہر میں جو بھی داخل ہوا، دروازہ

سے گزر کرہ ہوا۔ پھر کون سی بات ہمیں علم و حکمت
 کے اس دروازے سے گزرنے نہیں دیتی۔ ؟

ہمارا اپنا مذہبی اختلاف ہمیں لے بیٹھیا !

ہم اس طرح فرقوں میں بٹے کہ حقیقت سے دور

جا پڑے۔ !

ارسطو و افلاطون کی حکمت کی اشاعت کی

گئی اور وسیع پیمانے پر کی گئی اور ہم اپنی حکمت کی

تبلیغ و تشریح کے لیے کبھی متحد نہ ہوئے ورنہ ہم اپنی

علم و حکمت کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچا دیتے

اور ساری دنیا میں ہماری علم و حکمت کا سکہ چلتا۔

ارسطو بیچارے نے ریاست و امارت پر ہماری

کیا رہنمائی کرنی ہے، عمر و علی رضی اللہ عنہما نے کر کے دکھا

دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عدل اور علی رضی اللہ عنہ

نے فقر میں شاہی کر کے دکھا دی۔ اور

اُن کا کسی نے نام بھی نہیں لیا۔

اسلاف رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ کو برا کہنے والوں کی
 بدلت اسلام کی عظمت کو بڑی ٹھیس پہنچی اور مغربی
 اقوام نے اس نفاق سے بڑا فائدہ اٹھایا۔
 ہمارے نو نہال عمر و علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا کی خلافت
 سے پورے واقف نہیں ورنہ ارسطو کا نام تک نہیں۔
 اللہ کرے ارسطو کا فلسفہ ختم ہو اور ہم اس کا ایسا
 خاتمہ کریں کہ پھر کبھی ہماری درس گاہوں میں داخل نہ ہو
 انگریزی ہماری قومی اور ملکی زبان نہیں، بیرونی اور
 غیر ملکی زبان ہے۔ ہمیں اس زبان سے کیوں اتنی
 دلچسپی ہے کہ ہم اس ملک میں صرف اسے تعلیم
 یافتہ قرار دیتے ہیں جو انگریزی پڑھا ہو۔ کوئی دوسرا
 اگرچہ ساری دنیا کے علوم جانتا ہو، ایک انگریزی
 نہ جانتا ہو، اسے اس ملک میں تعلیم یافتہ تصور نہیں

کیا جاتا۔ افسوس، صد افسوس، حالانکہ علم و ادب کے
 اعتبار سے پہلا نمبر عربی دوسرا فارسی اور تیسرا اردو کا
 ہے اور انگریزی کوئی فصیح زبان بھی نہیں۔ پاکستانی
 طلبہ کو سمجھانے کے لیے جو بھی کچھ لکھا جائے، اردو
 میں لکھا جائے نہ کہ انگریزی میں۔ جب کہ بہت کم
 جید علماء انگریزی جانتے ہیں، ارسطو و افلاطون کی
 تعلیمات، ہمارے نصاب میں کیوں داخل ہیں؟
 اس کی بجائے تیرے عمر و علی رضی اللہ عنہما کی علم و حکمت
 کیوں تیری دنیا میں رنج نہیں؟ بچوں بچاؤں کو
 دین کا کیا پتہ، جس طرف بھی لگاؤ گے لگ جائیں گے
 کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ہاں دین
 کی تعلیم کو ضروری نہیں سمجھا جاتا اور نہ ہی اس طرف
 کوئی توجہ دی جاتی ہے جبکہ دنیاوی علوم حاصل کرنے

کے لیے کس اہتمام و ذوق سے سکولوں میں بچے
 بھیجے جاتے ہیں! باپ کی ساری کھائی بچوں کی
 تعلیم پر خرچ کر دی جاتی ہے۔ سکول سے کالج اور
 کالج سے انکھستان بھیجے جاتے ہیں خواہ زمین
 بیچنی پڑے اور اگرچہ وہاں جا کر پوچھا کھائے اور
 جو چاہے کمرے عمر کا بہترین حصہ تحصیلِ علم میں
 صرف ہو جاتا ہے اور اُس کا حاصل؟ چند سو یا چند
 ہزار روپے ماہوار، بے دینی اور اللہ سے دُوری۔

اور دین کا صحیح

علم حاصل کرنے کا حاصل: ہمیشہ کی سرداری،
 سردی حضوری اور فانی البالی۔ اگر اس اہتمام سے
 بچے دینی درسگاہوں میں بھیجے جاتے، کایا پلٹتے۔
 دین کی بڑی سے بڑی درسگاہ کا دنیا کی پھوٹی سے

چھوٹی درسگاہ کے برابر بھی نظم و نسق نہیں نہ تصاب
 نہ اساتذہ، نہ آمدنی نہ دیکھ بھال اور نہ ہی اس
 کمی کی کوئی پروا۔ پھر کیوں کر کوئی ترقی ہو ؟
 اپنے علم پر عمل کرو۔ عمل دین کا ستون ہے،
 ستون نہیں تو چھت بھی نہیں۔ اس ستون کو قائم کرو
 ہمارے موجودہ علم کا حامل لذت ہے، زینت
 ہے، راحت ہے اور شہرت — اور
 یہ چاروں جب بھی کہیں اکٹھی ہوتیں، کچھ بھی نہ رہا۔
 نہ زہد، نہ تقویٰ، نہ سوز، نہ گلزار
 زندگی ایک بوجھ بن گئی اور جنیاد شوار ہو گیا۔

یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا حی یا قیوم یا ذا الجلال والاکرام!
 ہمیں اپنے علم پر عمل کی توفیق بخش۔
 یا حی یا قیوم آمین

الحمد لله العلی القیوم، فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

تعلیم الاسلام

تبلیغ الاسلام

تعظیم الاسلام

۱۔ جو کچھ اللہ کی کتاب قرآن کریم اور سنتِ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے، تعلیم الاسلام ہے

۲۔ دینِ اسلام کا جو علم جسے آتا ہو، اس کا دوسروں

سے پہنچانا اور غیر مسلم کو اسلام کی دعوت دینا

تبلیغ الاسلام ہے

۳۔ اپنے دینِ اسلام کے ہر اصول و حکم کو دلچسپی

مذاہب کے ہر اصول و حکم سے اعلیٰ ارفع،

افضل، اکرم و اعظم تسلیم کرنا تعظیم الاسلام ہے۔

یا حی یا قیوم

الحمد لله على الفيتور فالله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

دینِ اسلام کی دعوتِ تبلیغ

اور اختلافي مسائل

دین ہماری سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اگر کسی کے پاس دنیا کی ہر شے ہو۔ جاگیر ہو، باغات ہوں، محلات ہوں، سونے چاندی کے ڈھیر لگے ہوں، دنیا پر حکومت کرتا ہو، لیکن دین نہ ہو۔ گویا اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔ اور اگر کسی نے پاس دنیا کی کوئی بھی شے نہ ہو، یہاں تک کہ رہنے کو گھر تک نہ ہو، لیکن دین ہو، اس کے پاس گویا ہر شے ہے۔

دین ہر شے کی کمی کو پورا کرتا ہے لیکن دین کی کمی کو کوئی بھی شے پورا نہیں کر سکتی۔

دین کے بغیر ہماری دُنیا ایسے ہے جیسے کوئی
 اُجڑی ہوئی بستی لیکن دُنیا کے بغیر دین
 ایک سا بہار باغ ہے۔

اسی طرح اگر کسی کے پاس دین کی ہر شے
 ہو اور حضورِ اقدس و اکمل و اکرم و اجمل اطیب و
 اطہر روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ ہو
 اس کے پاس بھی گویا کچھ نہیں۔ ایمان کی تکمیل
 حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت پر موقوف
 ہے۔ جسے حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے
 جتنی محبت ہوگی، اس کا اتنا ہی ایمان کامل ہوگا۔

دین کیا ہے ؟

۱۔ ایمان باللہ

۲۔ محبتِ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

۳۔ صالح عمل

صالح عمل کے لیے ایمان اور ایمان کے لیے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت درکار ہے۔

جیت تک کسی کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
سے محبت نہیں، اس کا ایمان کامل نہیں اور جس کا
ایمان کامل نہیں اس کا صالح عمل درجہ قبولیت کا ثمر
حاصل نہیں کرتا۔

۱۔ ایمان ہر صالح عمل کا بنیادی ستون ہے

صالح عمل کا ہونا ایمان پر موقوف ہے اور ایمان
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر۔

دنیا میں ہر قوم کے لوگ رفاہ عامہ کے لیے
بہت کچھ کیا کرتے ہیں مثلاً

عزبان کے لیے خیراتی ہسپتال کھولا کرتے ہیں،

بیواؤں اور مساکین دیتا می کیلئے مراہیں

بزواتے اور سگر تقسیم کتے ہیں وغیرہ۔
 چونکہ وہ ایمان کی دولت نہیں رکھتے، انہیں ان
 نیک کاموں پہ خرچ کرنے کا بدلہ اللہ دُنیا ہی میں
 چُکادیتے ہیں اور آخرت صرف ایمان والوں کے
 لیے ہے۔

کسی صالح عمل کی قبولیت کے لیے ایمان ضروری ہے
 اور ایمان کی تکمیل کے لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
 سے محبت ضروری ہے ورنہ اگر کسی کو ان سے
 محبت نہیں، اس کا ایمان کامل نہیں اور جس کا ایمان
 کامل نہیں، اس کا کون سا عمل صالح ہے ؟
 ایمانِ کامل — صالح عمل کی حُجرت اور باقی تمام
 اعمال اس کے برگ و برہ ہیں۔

• حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے

بغیر نہ ایمان کوئی رنگ لاسکتا ہے اور نہ ہی کوئی
صالح عمل۔

ہمارے سامنے شیطان لعین کی زندگی کی ایک
زندہ مثال ہے۔

شیطان کا اللہ تبارک تعالیٰ پہ قوی ایمان تھا
اور اس کے تمام اعمال صالح تھے۔ اس نے
اپنے رب کی ہزاروں برس شب و روز ایسی عبادت
کی کہ اللہ رب العالمین نے اسے جن سے فرشتے
اور فرشتے سے فرشتوں کا معلم بنا دیا۔ اس کے
پاں ہر شے تھی، میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی محبت نہ تھی، اسی لیے راندہ درگاہ ہوا۔
اگر حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا مداحی و
شیدائی ہوتا، کبھی مردود نہ ہوتا۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہاں اسکا ایمان (مکمل) نہیں جسکو اُن

(حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت نہیں۔

•۔ یہ دُنیا نا پائیدار، قافی اور چند روزہ مہمان ہے

دُنیا اور اسکی ہر شے نظر ہی کا ایک فریب ہے۔

یہاں سدا نہیں رہنا اور نہ ہی دوبارہ لوٹ کر آنا

ہے۔ یہ دُنیا وی زندگی ہماری آخرت کی کھیتی ہے۔

جو یہاں بوئیں گے، وہی وہاں کاٹیں گے۔

•۔ جس طرح ہر آدمی ہر مجلس میں داخل نہیں ہو سکتا،

ہر کسی کو ہر جا جانے کی اجازت نہیں ہوتی، ہر مقرر

ہر مجمع میں تقریر نہیں کر سکتا، ہر گویا ہر محفل میں

گا نہیں سکتا، اسی طرح جو بندہ جس کام کے لیے

بھیجا گیا، وہی اس نے کرنا ہے۔ لو بار کچر ٹا نہیں

بُن سکتا، جو مانتے والا کبھی تیغ و سپر نہیں بنا سکتا۔
ہر کوئی ہر کام نہیں کر سکتا۔

اللہ جسے چاہتا ہے، اپنے دینِ اسلام کی
دعوت و تبلیغ کے لیے چُن لیتا ہے اور کسی کا دینِ
اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے چُننا جانا، زندگی
کی کامیابی کی حد ہے۔

دینِ اسلام کو میری ضرورت نہیں۔ دینِ میرے
بغیر بھی مکمل و اکمل ہے البتہ مجھے دینِ اسلام کی ضرورت
ہے کہ یہی تو میری ایک میراث ہے۔ زہے قسمت
مجھے عطا ہو اور اسے اللہ کے سوا کوئی عطا نہیں
کر سکتا۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہو ایک آیت۔

یعنی جسے جتنا آتا ہو دوسروں تک پہنچائے۔

اللہ نے اپنے دین کے احکامات سنانے کیلئے

ایک لاکھ سے زائد رسول اس دُنیا میں بھیجے۔

رسالت کا سلسلہ ہمارے حضور اقدس و اکمل، اکرم و

اجمل، اطمیب و اطہر روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم پہ

ختم ہو چکا۔ اب کسی رسول نے نہیں آنا۔ ہم نے او

اپنے بلِ عمل کو تبلیغ کے اس کام کو قیامت تک

جاری رکھنا ہے اور اپنے حبیب اقدس و اکمل

اکرم و اجمل اطمیب و اطہر روحی فداہ صلے اللہ

علیہ وسلم کے فرمان کو گھر گھر اور ہر گھر تک پہنچانا ہے

اسلام کی دعوت و تبلیغ کرنے والے کے لیے یہ

چیزیں ضروری ہیں۔

۱۔ عزم بالجزم

تبلیغ کی کامیابی مبلغ کے عزم و باجزم پر موقوف ہے
تبلیغ مُشکل نہیں، مبلغ کا ملنا مشکل ہے۔

مثلاً مبلغ سچے دل سے اپنی زندگی دینِ اسلام
کی تبلیغ کے لیے وقف کرتا ہوا کہے کہ دُنیا میں صرف
برائے نام رہوں گا، اوسط درجے کا کھانا کھاؤں گا،
معمولی کپڑا پہنوں گا۔ صرف تن ڈھانپنے کے لیے،
اور معمولی سے گھر میں رہوں گا۔ اپنی
گزر اوقات کے لیے کوئی معمولی سا کاروبار کروں گا
جس سے یہ کام چل سکے۔ باقی اپنا سارا وقت ساری
قوت اور ذہانت دین کی تبلیغ پر خرچ کروں گا۔

۲۔ طلبِ صادق

یہ فیصلہ بھی مبلغ سچے دل سے کرے کہ میں تبلیغِ اسلام
کے سوا کسی اور شے کا طالب نہیں مبلغ اپنا قیمتی وقت

رہ اور لوگوں کو بھی باز رہنے کی تلقین کر۔
 ہمارے پاس دین کا علم باقی ہے، عمل باقی نہیں۔
 فقر کا نام باقی ہے، کام باقی نہیں۔
 اسلام اپنی اشاعت کے لیے نمونہ مانگتا ہے، محض تفریح
 کسی کام کی نہیں۔ سہارے پاس عامہ ہے، حجبہ ہے،
 عصاب ہے، تسلیح ہے، کشکول ہے،
 نام ہے، خطاب ہے، نہ ذکر ہے نہ طاعت۔
 جس دُنیا سے دُور رہنے کی تعلیم پہ مامور تھے،
 خود اسی میں اُلجھ گئے اور اُلجھے بھی ایسے کہ نکلنا
 ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

ہم سب شبِ روز جھوٹ، چنلی، غیبت اور
 بُرائی میں مصروف ہیں۔ محسوس کا حال و مقام دیکھا نہیں
 جاتا۔ پرلے درجے کے حاسد اور دنیا کے مال پُندا۔

دین اسلام کے معاملے میں تو ہماری ایک دوسرے
سے ایسی ضد ہے کہ حد سے گزر گئی۔ دن رات
ایک دوسرے پر تنقیدیں کرتے نہیں تھکتے۔

بندہ دُنیا میں چند روزہ مُسافر ہے، کیا بنے گا
اور کیا کرے گا؟ بننا تو بندہ چاہتیے اور بندہ
ہر حال میں بندہ ہی رہتا ہے۔

ہمارے پاس عمل ہے، استقامت نہیں۔
جدوجہد ہے، استقلال نہیں۔

گویا کچھ بھی نہیں۔

۳۔ توکل

اللہ کے لیے اللہ کے توکل پہ اللہ کی راہ میں
نکلے۔ اللہ کے دین اسلام کا مبلغ اللہ کی راہ میں
عمر بھر کے لیے نکلے، پھر جیتے جی کسی دنیاوی کام میں
مشغول نہ ہو۔

جو یہ نہیں کر سکتا اور جسے اہل و عیال کے نان و نفقہ
 کے لیے کاروبار ضروری ہے، مختصر سا کام کرے اور
 جو وقت باقی بچے، دینِ اسلام کی تبلیغ پر صرف کرے
 کشتی صرف اتنی ہی دیر پانی کی سطح پر تیر سکتی ہے
 جب تک پانی اس کے اندر داخل نہ ہو۔ چوہی
 اس میں پانی داخل ہوا، اسے لے ڈوبا۔
 کشتی کی سلامتی اسی میں ہے کہ پانی کی ایکونٹ
 تک اس میں نہ آئے۔

یعینہ جو محض اللہ کے لیے اللہ کی راہ میں
 نکلتا ہے، دہر کا کوئی حادثہ اسے کبھی کہیں
 جانے سے روک نہیں سکتا۔

اللہ ہر وقت ہر حال میں اس کے ساتھ
 ہوتا ہے اور اللہ کی کوئی مخلوق یہ جرأت نہیں

کر سکتی کہ اللہ کی راہ میں چلنے والے کی راہ میں رکاوٹ
 بنے۔ فطرتِ انسانی کا خاصہ ہے کہ ہر راہی راہ میں
 ساتھی کا متلاشی ہوتا ہے۔ اگر کوئی راہی پیچھے آتا
 ہو، تو رُک کر اسے ساتھ ملا لیتا ہے اور اگر کوئی
 آگے جاتا نظر آئے تو جلدی جلدی چل کر اُس سے
 جا ملتا ہے تاکہ سفر میں آسانی ہو۔ راہی جب کسی
 ساتھی کو پالیتا ہے، خوش ہوتا ہے۔ اس سے
 بڑی باتیں کرتا ہے کہ تو کہاں سے آیا اور کہاں جائے
 گا۔ پھر ایک دوسرے سے متعارف ہو کر محبت بھری
 باتیں کرتے چلتے بہتے ہیں حتیٰ کہ دونوں کا سفر
 بخیر و آرام گزر جاتا ہے۔ راہ میں راہزن کا بھی ڈر
 نہیں رہتا اور ایک دوسرے کے کئی کام بھی آتے
 ہیں۔ منزل پہ پہنچ کر اپنا اپنا پتہ بتاتے ہیں اور

دوبارہ ملنے کی تمنائے کر ایک دوسرے کو خیر باد
کہتے ہیں۔

یہ ایک معمولی راہ کے راہیوں کا حال ہے۔

تم اللہ کی راہ کے راہی ہو۔ یہ راہ بہت بڑی
بہت لمبی، بہت کٹھن اور پُر خطر ہے، اس کے
باوجود تم کسی ساتھی کو ساتھ بلانا تو درکنار، دیکھنا
تک پسند نہیں کرتے۔ کسی کو ایک دوسرے
سے انس و محبت نہیں، نہ ہی کوئی ہمدردی
ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام راہی راہ میں بھٹکتے
پھر رہے ہیں ورنہ اگر ایک دوسرے سے مل کر
چلتے، آرام سے بے خوف و خطر منزل مقصود
تک جا پہنچتے۔ یہ سب اختلافات ہی کا نتیجہ
ہے۔ ہم نے ہر شے بدلی — لباس بدلا،

انداز بدلا، طرز بدلی لیکن دل نہیں بدلا
یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی کہیں نہیں پہنچ سکا، سبکے
سب راہ ہی میں ڈھوڑے لگاتے پھرتے ہیں۔

۴: متحمل مزاجی

دینِ اسلام کے مبلغ کی سب سے بڑی خصلت
متحمل مزاجی ہے۔

اپنا فرض نہایت متحمل مزاجی سے ادا کرے اور
کبھی غضبناک نہ ہو۔

بحثِ مباشرتہ کبھی نہ کرے۔ کسی بھی مسئلہ پر بحث
نہ کرے۔ دین کے سیدھے سادے احکام کو کول
تیک پہنچائے۔ اختلافی مسائل بڑے کارہرگز
نہ لائے۔ کوئی کچھ کہے۔ سُننے اور قرآن وحدیث
کے عین مطابق جواب دے۔ نہ کسی سے اپنی تعریف

سُن کر خوش ہونے بُرائی سُن کر رنجیدہ۔
 خوب یاد رکھ! یہ دونوں نفس ہی کی چیزیں ہیں۔
 ہم نے جو کچھ بھی کرنا ہے، اللہ کو رضی کئے
 کے لیے کرنا ہے نہ کہ بندوں کو۔
 بندہ بندے کو رضی نہیں کر سکتا۔ ایک کو
 رضی کرے گا تو دوسرا ناراض ہو جائے گا۔ ہمیں
 کسی کو بھی سنانے کی ضرورت نہیں، سنانے کی ضرورت
 ہے۔ سنانا فرض تھا، سُنا دیا۔
 جو تو کہتا ہے، اللہ سُناتا ہے۔
 جو کرتا ہے، اللہ دیکھتا ہے۔
 جو سوچتا ہے، اللہ جانتا ہے۔
 سوچ کر بول
 سمجھ کر کر اور

غور سے سوچ
اپنی طرف سے کچھ مت کہہ
مُبلِّغِ دینِ اسلام کی معروف بات لوگوں کو
سناتے اور ہر بات میں محتاط رہے
اگر کوئی اسے ایسی ویسی بات کہے تو خاموش
رہے، کوئی جواب نہ دے۔

صبر سے سُننے اور ایسے ہے گویا کسی نے کچھ
کہا ہی نہیں۔

شبِ روزِ ذکرِ الہی میں محو و منہک ہے
اور اپنے ہر معاملہ میں اللہ ہی کی طرف متوجہ ہو
اللہ کی قسم! اللہ کے سوا کسی کے بھی قبضت
میں کوئی شے نہیں۔

اللہ مالک الملک قوسیٰ العزیزی ہے اور اس کے

حضور ہر شے ذلیل و زبوں ہے۔
 اسکی ہر مخلوق قدر کی متقدور اور کسی بھی معاملہ میں کسی
 بھی قسم کی کوئی قدرت نہیں رکھتی مگر اس کے
 حکم سے اور فقط اس کے حکم سے آپ کا کام
 امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔
 امر نہی اور یادِ الہی کے سوا تجھے کسی بھی امر پر
 کوئی قدرت و تصرف حاصل نہیں۔
 امر نہی اور یادِ الہی کے لیے بھی بندہ توفیق
 الہی کا محتاج ہے۔
 ہر کسی کے لیے دین کے اوامر و نواہی کافی ہیں۔
 دین مکمل ہو چکا۔ دین کی تکمیل کا اعلان ہو چکا۔
 کوئی ایسی بھلائی باقی نہیں رہی جس کا حکم نہیں
 دیا گیا۔

اسی طرح جراتی بھی کوئی باقی نہیں جس سے منع نہیں کیا گیا۔

دینِ اسلام خیرِ خواہی اور نصیحت کا دوسرا نام ہے یہ موجودہ اختلافی مسائل، جو دین کی درسگا ہوں گے نصاب میں لپری طرح شامل کر لیے گئے ہیں نہ خیرِ خواہی ہے نہ نصیحت۔

ایک دوسرے سے اختلاف رکھنے والے اصحاب ایک دوسرے کی خیرِ خواہی کیونکر کر سکتے ہیں۔ ؟

ان اختلافی مسائل کے بغیر بھی دین مکمل ہے اس میں کوئی کمی نہیں۔ اگر ان باتوں کا حکم نہیں دیا گیا تو ان سے منع بھی تو نہیں کیا گیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دین صحیح

دین تھا۔ کسی میں بھی اور کسی بھی بات پر کوئی اختلاف
 نہ تھا۔ سب کے سب ہر وقت اللہ کی طاعت میں لگے
 رہتے تھے۔

ہم اللہ کے ذکر و طاعت کی بجائے اللہ کے بندوں
 کے نقص تلاش کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ کیا
 یہ اسلام ہے؟

ائمہ کرام ایک دوسرے سے اس طرح پیش نہیں
 آیا کرتے تھے جیسے کہ ہم آپس میں آتے ہیں۔ پھر
 ہم کیونکر ان کے مقلد کہلا سکتے ہیں۔؟
 ہم تو ساری دنیا کو دین اسلام کا پیغام سنائے
 ہیں جب اہل علم حضرات ہی ایک دوسرے سے
 ایسی نفرت کرنے لگیں جسے سن کر دین کا
 ذوق رکھنے والے نوجوان کانوں پہ انگلیاں دھر
 جائیں تو پھر کن کو اور کیا دین سکھلا میں گے؟

ایک اختلافی عبارت کی مثال ایسے سے ہے
 دودھ سے پھرے ہوئے مٹکے میں سرکہ کی ایک لونڈی گرا دینا۔
 کھٹائی کی ایک بوند سارے دودھ کو جا دیتی ہے۔
 فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے :
 میرے زمانے کے لوگ تمام زمانہ کے لوگوں سے
 بہتر ہیں ، پھر ان کے بعد والے ، پھر ان کے بعد والے۔
 واضح ہو کہ حضور اقدس و اکمل اکرم و اجمل طیب
 و اظہر رومی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بہترین تھا۔
 کسی کو بھی کسی بھی بات پر کوئی اختلاف نہ تھا۔
 پھر اس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
 کا زمانہ آیا۔ اس میں بھی ایک دوسرے سے کسی بات
 پہ اتنا بڑا اختلاف نہ تھا۔ اس کے بعد اماموں کا زمانہ
 آیا اور ساتھ ہی اختلافنا شروع ہوئے۔ یہ اختلافات
 بھی بہت ہی معمولی قسم کے تھے یعنی طہارت وغیرہ

(فقہی معاملات) کے متعلق جن باتوں پر ہم آج ایک دوسرے سے دست و گمبیاں ہیں، ان تینوں نے مانوں میں ان پر کسی نے بھی کچھ نہیں کہا۔ یہ تمام کے تمام اختلافات اس صدی کے چند بزرگانِ دین کے مابین خط و کتابت کا حاصل ہیں۔ ورنہ اگر اس خط و کتابت کو نہ پھیرا جاتا تو شاید یہ اختلافات اتنی شدت سے نہ ابھرتے۔

یہ اختلافات باتیں محمدؐ نے کا حاصل ہیں۔

جس طرح اللہ نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی اُمت کو ایک بیل ذبح کرنے کا حکم دیا تھا، چاہتے تو یہ تھا کہ وہ ایک بیل قربان کر دیتے مگر جب انہوں نے بیل کی بابت پر چھنا شروع کیا، شرائط میں اضافہ ہی ہوتا گیا۔

اسی طرح ہم نے جب دین کی چھوٹی چھوٹی باتوں

میں بہت ہی زیادہ اور غیر ضروری بار یک بنی شروع

کی، رائے کا اختلاف بڑھتا گیا حتیٰ کہ نسبت بہ اینچا

رسید۔

۹۔ اللہ تبارک تعالیٰ عزوجل ذوالجلال والا کرام جسے

چاہتے ہیں اپنے دینِ اسلام کا صحیح فہم عنایت فرمایا

کرتے ہیں۔

فہم کے مدارج بھی مختلف ہیں ہر کسی کو ایک سا

فہم نہیں دیا جاتا۔

آئمہ کرام تحقیقاتِ اسلامیہ کے بانی اور سب کے

سب اللہ سے اعلیٰ درجہ کے فہم یافتہ تھے، پھر بھی

ایک ہی بات پر چاروں نے اپنے اپنے فہم کے

مطابق مختلف فیصلے کیے اور یہ بالکل فطری بات

ہے۔ آئمہ کے مابین اصول میں کوئی اختلاف

نہیں اور کسی کو بھی نہیں،

معاشرتی معاملات کی تشریح و تعبیر مختلف ہے اور یہ شروع ہی سے چلا آرہا ہے۔ اسے کوئی دُور نہیں کر سکا۔ جس بات پر آئمہ کرام متفق نہ ہو سکتے ہیں اور آپ کیونکر ہو سکتے ہیں؟

حضرت علامہ ابن قیمؒ کی کتاب ”الروح“ اس امر کی شاہد ہے کہ آپ بلاشبہ صاحبِ باطن اور اپنے زمانے کے صاحبِ فضل و کمال بزرگ تھے اس کے باوجود اپنے مسک سے بال برابر بھی پیچھے نہ ہٹے اور حسبِ قدیم دستور اپنے مسک پر نہایت اور قائم رہتے ہوئے بھی بہت کچھ لکھ گئے اسی طرح ہر کوئی اپنے اپنے مسک پر جبار رہا۔ جسے جیسا فہم عنایت ہوا، اسی کے مطابق اس نے اپنا مسک قائم رکھا۔ ہر قسم کا فہم جو اللہ کی طرف سے بندوں

کو عنایت کیا جاتا ہے، اللہ کو مقبول ہوتا ہے۔
 دین کو سمجھنے کے لیے محض اکتسابی علم کافی
 نہیں، اس کے ساتھ ساتھ فہم و فراست، فراخی
 اللہ کے لیے جینا اور اللہ کے لیے آپس میں محبت
 لازم و ملزوم ہیں۔

● دین کی خدمت کرنے والی کسی شخصیت یا
 درگاہ کے خلاف کوئی بُرا خیال دل میں نہ لایا کرو
 اور اللہ سے ڈرا کرو۔

لوگوں کے درجات کا جائزہ لینے والوں اپنے احوال
 کا جائزہ لو۔ تم سے تمہارے بارے میں پوچھا جائیگا،
 دوسروں کے بارے میں نہیں۔

اللہ کے جن بندوں کو بُرے بُرے القابات
 سے نوازتے ہو، یقیناً ہم میں سے کوئی بھی

کسی بھی طرح ان کی برابری نہیں کر سکتا۔
 وہ اللہ کے مقبول بندے
 تھے۔ اگر وہ مقبول نہ ہوتے، اللہ ان سے اپنے
 دینِ اسلام کی خدمت نہ لیتا۔
 دین کی خدمت کوئی معمولی بات نہیں!
 اللہ ہی اپنے بندوں کے حال و مقام سے پوری طرح
 واقف ہیں، کوئی دوسرا نہیں۔
 جن کی شان میں کیسے کیسے نازیبا کلمات بولے
 جاتے ہیں، بیشک اپنے زمانے کے بہت ہی
 مقبول بزرگ تھے۔ کوئی دوسرا دین کی اتنی خدمت
 نہیں کر سکتا، جتنی انہوں نے کی۔ ساری عمر دین
 اسلام کی خدمت میں گزاری۔ جس بھی بات کو لیا،
 تہہ تک پہنچا دیا۔

دین کے مطلب کی کوئی بھی شے دُنیا کے پاس
 نہیں اور دُنیا کے مطلب کی ہر شے دین کے پاس ہے۔
 دین کسی بھی معاملہ میں دُنیا کا محتاج نہیں اور دُنیا ہر معاملہ
 میں اور ہر دو جہاں میں دین کی محتاج ہے۔ دین دین ہی
 کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے، دُنیا کی طرف نہیں۔

دین باقی۔ دُنیا فانی
 دین کبھی دُنیا کی طرف مائل نہیں ہو سکتا۔

وہم اللہ کا ذکر و طاعت کرنے آئے ہیں اور اس
 کا پرچار کرنے، ہمارا کام دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ
 ہے نہ کہ دعوت و تبلیغ کرنے والوں پر تنقید۔
 یہ اختلافات فرعی ہیں، بنیادی نہیں۔

اصول میں کوئی اختلاف نہیں اور کسی کو بھی نہیں۔
 ان اختلافات کو ختم کر ڈال اور متحد ہو جا۔

ساری اُمت ایک ہے، اُمت کو ٹکڑے ٹکڑے
مت کر۔

اللہ کے دینِ اسلام کو دُنیا کے کونے کونے میں
پھیلاتے کے لیے متخذ ہو جا اور ضرور ہو جا۔

اتحادِ اسلام کی جان ہے اور اتحادِ کاحامی
اسلام کا حامی ہے اور اسلام کا حامی صحیح مسلمان ہے۔
۵۔ دین کے ہر معاملہ میں اللہ کے حبیبِ اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آپ کی رہنا ہو۔
۶۔ حضورِ اقدس وائل، اکرم و اجل، اطمیب و اطہر

روحِ فداہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی بندے کو اللہ کے
حضور میں حاضر ہونے اور شرفِ قبولیت پانے

آداب و احکام سمجھلا سکتے ہیں اور یہ بندوں پہ

اللہ کا سب سے بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے

حبیبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بارگاہِ تک
پہنچنے کی راہ کا رہنما بنایا ورنہ نہ معلوم ہم کہاں کہاں
بھٹکتے پھرتے۔ گویا ہر کوئی ہر وقت اور ہر حال
میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا
محتاج ہے اور کوئی ان کی تعلیمات سے مستغنی نہیں
اور نہ ہی کوئی ان سے بے نیاز ہو کر بے نیاز (اللہ)
کے حضور میں نیاز مند ہو سکتا ہے۔

ان کی محبت کے بغیر یہ زندگی کسی بھی کام کی
نہیں۔ ان کو پا کر ہی اللہ کو پایا۔ جس نے ان کو نہیں
پایا، اللہ کو بھی نہیں پایا۔

محبت ایک فطری جذبہ ہے۔ ہر انسان میں کسی
کسی شکل میں ضرور پایا جاتا ہے کسی کو مال و دولت
سے محبت ہوتی ہے، کسی کو قدرتی مناظر سے،

کسی کو خوبصورت جانوروں سے، کسی کو اولاد سے، کسی کو والدین سے ماں کو بچے سے سب سے زیادہ محبت ہوتی ہے اور بچہ جب بھی کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو اسے ماں کی محبت شفقت بغیر شعوری طور پر ضرور یاد آتی ہے اور وہ ”ہائے ماں“ کہہ دیتا ہے اگرچہ اسکی ماں فوت ہو چکی ہو۔

۱۔ سرکارِ دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تو درمی الوری ہے۔



محبت کوئی عقلی چیز نہیں، اللہ کا پیدا کیا ہوا ایک لطیفہ ہے جو انسان کے دل پہ اترتا ہے۔

PROCARDIA XL
 (extended) extended release
 Tablets 24-hour control of
 Hypertension or Angina

اور اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے

محبت دلوں کو ملا دینے والی ایک کشت ہے۔

محبت کا مفہم اطاعت سے بھی زیادہ

ہے اگر محبت حقیقی معنوں میں ہو تو اطاعت

خود بخود ہو جاتی ہے مگر اطاعت بغیر محبت کے

بھی ہو سکتی ہے۔ مثلاً کسی کا کوئی نوکر ہے وہ

اپنے آقا کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے لیکن یہ نہیں

کہہ سکتے کہ اسے اپنے آقا سے محبت ہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے آقا کے حکم پر عمل تو

کرتا ہو لیکن کسی دوسرے کے پاس جا کر اس کی بے ادبی

کرتا ہو۔

اللہ نے ایک جگہ قرآنِ کریم میں حکم دیا:

اللہ کی اطاعت کرو (النساء: ۵۹)

دوسری جگہ فرمایا :

مومن اللہ سے شدید محبت کرنے والے ہیں (البقرہ: ۱۶۵)
معلوم ہوا کہ اطاعت اور محبت علیحدہ علیحدہ
دو امت ہیں۔

محبت تو دلائل کی بھی محتاج نہیں، پھر جب
اللہ کے محبوب محمد مصطفیٰ حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہو۔ جن کے متعلق اللہ
تعالیٰ نے فرمایا (اللہ کا نور) ہو گیا دو کمانوں کی
طرح اور (اللہ اور حضور اقدس صلی اللہ وسلم کے)
درمیان کوئی فاصلہ باقی نہ رہا۔

نیز حدیثِ قدسی میں فرمایا :

لَوْلَا كَمَا خَلَقْتُ الْآفَلَكَ

کیا اب بھی کوئی کمی باقی ہے؟ ہرگز نہیں

اُن پہ ایمان لانے والوں کو ایسا لگان بھی مکرنا چاہیے۔
مولائے کریم رُوف الرحیم صلے اللہ علیہ وسلم کی بدلت
ہی تو یہ ساری کائنات بنی !

وہ نہ ہوتے، کچھ بھی نہ ہوتا۔ نہ یہ زمین ہوتی
نہ آسمان، نہ میں ہوتا نہ آپ اللہ آپ کو ہم عنایت فرمائے
اس بٹی میں انہیں کا نورِ جلوہ گر ہے۔ ہر جگہ
حاضر و ناظر۔ کوئی بھی جگہ اُن کے نور سے خالی نہیں۔
اُن کی محبت ہی تو اس زندگی کا حاصل اور ایمان
کی تکمیل ہے۔

اُن کی محبت ہی ہر نیکی کی جڑ اور ہر بدی کی
بیج کنی ہے پس ہمیں حضورِ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم
کی ذات سے محبت کرنی چاہیے۔ ذات کے
ساتھ ہی سب کچھ وابستہ ہوتا ہے۔ اسم بھی ذات

کا ہوتا ہے، صفات بھی ذات کی ہوتی ہیں اور عمل بھی
ذات کا ہوتا ہے۔

جب ہم اسم کو یاد کرتے ہیں تو اسم کے ذریعے
ذات کو یاد کرتے ہیں۔ جب صفات کو یاد کرتے
ہیں تو صفات کے ذریعے ذات کو یاد کرتے ہیں
اور جب عمل کرتے ہیں تو عمل کے ذریعے
ذات کو یاد کرتے ہیں۔

ذات کی یاد ان سب سے آگے ہے یہ تینوں
چیزیں ذات کی یاد کے ماتحت ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف
علیہ السلام کی یاد میں کئی سال روتے رہے، وہ ان کی
ذات سے محبت تھی نہ کہ اعمال سے۔ اگر یہ شرک
ہوتا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نبی تھے، کبھی نہ کرتے
اللہ تعالیٰ انہیں منع فرما دیتے۔

نبی کریم ﷺ سے قریب ہونے کا
فریضہ ان کی ذاتِ اقدس سے محبت ہے۔

کوئی جتنا رسول کریم ﷺ کے قریب
ہو، اسے اتنا ہی زیادہ اللہ کا قرب حاصل ہوا۔

جو نبی کریم ﷺ سے دور ہے وہ
اللہ سے دور ہے چاہے کچھ بھی کرتا رہے، اسے
اللہ کا کوئی پتہ نہ چلا۔

محبت اپنے محبوب پر کسی بھی قسم کی نکتہ چینی
نہیں کر سکتا۔ محبت کو تو محبوب کے عیوب بھی
محاسن نظر آیا کرتے ہیں چہ جائیکہ جو ہے ہی عیب
پھر اس پر نکتہ چینی؟ توبہ توبہ.....

میرا دین میرے مولائے کریم رُوفِ رحیمِ روحی فدا
 صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور محبت ہی کا دوسرا نام ہے
 دنیا میں حب بھی اللہ کا عذاب نازل ہوا، اللہ
 کے رسولوں کی توہین کے سبب ہوا۔

اللہ اپنے پیاروں کی توہین کبھی برداشت نہیں کرتا۔
 اللہ کے پیاروں کی تعظیم خیر و برکت کا موجب ہے
 جب بھی بندوں نے اللہ کے بھیجے ہوئے کسی
 رسول کی نافرمانی، توہین، بے ادبی، ہتک،
 گستاخی یا کسی بھی قسم کی کوئی نازیبا حرکت کی، اللہ
 رب العالمین نے برداشت نہ کیا۔

اللہ غفور، حلیم، جواد، کریم، رُوف، رحیم ہے
 پھر بھی اپنے کسی رسولؐ کی شان میں ذرا سی بے ادبی
 کو معاف کرنا پسند نہیں فرماتا۔

قوم نے جب سیدنا صالح علیہ السلام کی اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے تو اس حرکت سے درگزر نہ فرمایا اور ایک رسول کی اونٹنی کی بے حرمتی اور اذیت کے سبب ساری قوم پہ عذاب نازل ہوا حالانکہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم اللہ کو نہ مانتی تھی لیکن اس نیکار کے سبب ان پہ عذاب نازل نہ ہوا۔ عذاب رسول کی توہین اور بے ادبی کے سبب ہوا۔ رسول — اللہ کے دین کا امین ہوتا ہے۔ رسول کی توہین اور بے ادبی — دین کی توہین اور دین کی توہین اللہ کی توہین ہے اور رسول کی تعظیم — دین کی تعظیم اور دین کی تعظیم اللہ کی تعظیم ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام رضوان اللہ

علیہم اجمعین کے نام لے کر بار بار یہ تکرار کرنا کہ ”وہ کچھ
 بھی نہیں کر سکتے، انہیں کسی بھی شے کی کوئی
 خیر نہیں“

ادب و تعظیم کے منافی ہے۔
 جیسے بادشاہ کے حضور میں کھڑا ہو کر یہ کہے کہ
 ”وزیر کوئی چیز نہیں۔ اسے کوئی اختیار نہیں۔ جملہ
 امور بادشاہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں اور فلاں
 فلاں کچھ نہیں کر سکتے۔“

بھرے دربار میں ایسے کہنا وزیر کی توہین ہے
 جسے بادشاہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ بادشاہ کے
 حضور میں کسی بھی درباری کو کوئی اختیار حاصل نہیں
 ہوتا۔ بادشاہ کے حضور ہر کوئی سرنگوں ہوتا ہے،
 اس کے باوجود نام لے لے کر کسی کی نفی کرنا طیب

کی توہین ہوتی ہے۔

بادشاہ ہی نے تو اپنے اختیارات وزیر کو
بخشے ہوتے ہیں، ان کی نفی کیونکر کی جاسکتی ہے؟
امراء و وزراء اگرچہ بادشاہ نہیں ہوتے، بادشاہ
کی رونق ہوتے ہیں۔

بادشاہ کی رونق انہی سے ہوتی ہے۔ اگر وہ نہ
ہوں تو پھر بادشاہ کی کیا شان و شوکت ہو؟
اگرچہ بادشاہ کو سارے ملک کی حکومت حاصل
ہوتی ہے، پھر بھی بادشاہ اپنے اختیارات جسے
چاہے بخش دے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا !
واللہ المعطى وانا القاسم
اور اللہ عطا کرنے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم کی

کتنی بڑی شان ہے !

دینے والے کے ساتھ تقسیم کرنے والا ہر وقت

ضروری ہوتا ہے۔ جو نہی اُس نے دیا، اسی وقت

اِس نے تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو ہر

لمحہ ہر شے دیتے رہتے ہیں اور آپ صلے اللہ علیہ

وسلم تقسیم فرماتے رہتے ہیں اور یہ سلسلہ شب و روز

جاری رہتا ہے۔



میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ ہیں اور

حبیب غیر نہیں ہوتا

حبیب، محبوب ہوتے ہیں اور شریک مفضوب۔



اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا :

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ

عَلَى النَّبِيِّ ط يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ه

(الاعزاب: ۵۶)

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تبارک تعالیٰ

اور اس کے فرشتے (ہر وقت)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود

بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو (جو ایمان

لائے ہو) تم بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم)

پر درود بھیجو اور خوب سلام۔

—*—

۹۔ حضورِ اقدس و اکمل اکرم و اجل اطیب اطہر
 روحی ذراہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں
 ہم گنہگاروں کی ہر مدحیہ کلامِ شکر سے میرا اور
 محبت پر مبنی ہے۔

خاک کے اس ناچیز بُت نے خالق و مالک
 کے حبیب کی کیا تعریف کرنی ہے! اس
 اس بیچارے کے پاس کون سے الفاظ ہیں جو

استعمال کرے! —————

شریعت کا احترام
 طریقت کا اکرام
 حقیقت کی تلاش اور
 معرفت کی تمنا

ہر طالب کی اصل منزل ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش، شفاعت، شفقت اور وسیعے کے بغیر کوئی بھی اس منزل کو کبھی عبور نہیں کر سکتا۔



خالق کی تخلیق کے کمال کی اصل یہ ہے کہ خالق اپنی صفات اپنی مخلوق میں بھرے جیسے رحیم، کریم، حلیم.....

کمالاتِ نبوت کا کمال یہ ہے کہ جتنے کمالات ہمارے حضور پر نور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہیں، ان سب کا ان کی اُمت میں پایا جانا امکانی بات اور نبوت کے معراج کی دلیل ہے۔

مقررین یعنی اللہ کے مقبول بندے قبول میں

عام مردوں کی طرح نہیں ہوتے ، زندہ ہوتے ہیں اور جو فیض وہ زندگی میں بندوں کو پہنچا سکتے تھے ہوت کے بعد بھی پہنچا سکتے ہیں کیونکہ مقررین کی موت شہاد کی موت ہوتی ہے اگرچہ بستروں پر مریں ۔

بندہ بندے کو تین طرح فیض پہنچاتا ہے

و — دُعا کے ذریعے

و — تعلیم کے ذریعے

و — توجہ کے ذریعے

اور یہ ان دونوں سے افضل ہے

اسی طرح اہل اللہ قبروں میں اپنے زائرین

کے لیے

و — دُعا کرتے ہیں

و — اہل طریقت کے دلوں میں

تعلیم کا القا کرتے ہیں۔

و — متوجہ ہوتے ہیں۔

لَوْحٌ

وَتَبْرُخٌ

اور

بَرَزَخٌ

یہ کتبیبی علم کا عالم کیا شرح لکھ

سکتا ہے۔؟

اسے وَحْدَةُ الْوُجُود اور

وَحْدَةُ الشَّهُود کی کیا خبر ہو سکتی ہے؟

یہ مخصوص منازل ہیں اور صاحب منزل کے سوا

کوئی دوسرا ان سے واقف نہیں ہو سکتا۔

مردوں کے لیے ایصالِ ثواب

کسی کا کوئی عزیز فوت ہو گیا، اسے غسل دے کر

کفن پہنایا، رسمی سا جنازہ پڑھا، قبر میں دفن کیا

اور واپس آگئے گویا اسے یہ کہہ کر کہ

”آپتے کیے کو پہنچ“ واپس گھر آگئے۔ واپس

پہنچ کر کسی نے میت کے گھر والوں کی کوئی خاص

دبجوتی نہ کی اور اپنے اپنے کاروبار میں مصروف

ہو گئے۔

یہ تجہیز و تکفین کا ایک طریق ہے۔

ایک دوسری میت کے لیے چالیس سے زیادہ

افراد نے اللہ کے حضور میں مغفرت کی دعا کی

اللہ رحیم و کریم ہے — ضرور اپنے لطف و کرم

سے اپنے بندوں کی سفارش قبول کر کے بخشے

والا ہے۔

کسی کا عزیز قوت ہو جانے کے بعد انکے گھر
 جانا، انکی دلجوئی کرنا، ان کا دکھ بٹانا، رنج و غم
 کو محکم کرنا، یا اپنے بچے یا نوکر کو چند دن کے لیے
 انکے کام میں مدد کے لیے بھیجنا تاکہ وہ تعزیت کرنے
 والوں سے بافراغت مل سکیں، کیونکہ ناجائز ہو
 سکتا ہے؟

قبر کا پہلا دن آخرت کی منزل کی سب سے
 مشکل اور اہم گھاٹی ہے۔

مرنے والا ساری عمر کی کھاتی — مال و دولت
 ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچے، دوست احباب،
 سب کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر آیا ہوتا ہے
 اور اپنے ساتھ کوئی بھی شے نہیں لایا ہوتا۔

مرنے والا ضرور کسی نہ کسی کا عزیز ہوتا ہے اگر کوئی
 گھروالا اپنے فوت ہونے والے عزیز کے لیے جو تمام
 عمر انکی خدمت کرتا رہا، دفن کے بعد اس نیت سے
 کہ قرآنِ کریم کی قرأت کی برکت سے اس کے
 لیے عذابِ قبر میں تخفیف ہو، کچھ بیٹھ کر بخشنے
 کا اہتمام کرے یا غریب کو کھانا کھلائے تو بتائیں اس
 سے دین کو کیا نقصان پہنچا؟ البتہ قرآنِ کریم
 کی قرأت کی برکت سے قبر والے کو یقیناً نجات
 ہوگی۔ اگر قبر پر بیٹھ کر قرآن پڑھنا مسنون نہیں تو
 اس کے متعلق اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ
 وسلم نے یہ بھی تو نہیں فرمایا کہ خبردار! میت کے
 لیے قرآنِ خوانی یا کوئی دوسرا عمل نہ کرنا۔
 ایک قابلِ غور نکتہ یہ ہے کہ جس بریت کی

تمازِ جنازہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا
 دی، اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ اقدس
 صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش قبول فرما کر اسے
 بخش دیا۔ ہمارا حال اس سے کہیں مختلف ہے
 عموماً ہم لوگ دنیا سے تہی دست قبر میں داخل
 ہوا کرتے ہیں۔ اگر کسی نے اپنے باپ، بھائی
 شوہر، بیوی، بچے یا عزیز واقارب کے لیے
 ثواب کی نیت سے کچھ کھانا کپڑا وغیرہ غائب کو
 دے دیا یا قرآنِ کریم پڑھ کر اسکی روح کو بخش دیا
 تو اس سے دین کو کیا نقصان پہنچا؟
 کچھ بھی نہیں۔

اگر یہ کام اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو ناپسند ہوتے تو آپ ضرور منع فرما دیتے کہ
خبردار مردوں کے لیے کچھ نہ پڑھنا۔

حضرت جنید بغدادی کا ایک شو قصہ چلا
آ رہا ہے کہ آپ کی مجلس میں ایک مرید بیٹھا تھا
دفعاً اس کا رنگ متغیر ہو گیا۔ آپ نے پوچھا
تیرا کیا حال ہے؟
اُس نے کہا میں اپنی ماں کو عذاب میں مبتلا
دیکھتا ہوں۔

حضرت جنید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے
حدیث سُنی ہوئی تھی کہ جو کوئی کسی مردے کو سوا
لاکھ کلمہ شریف پڑھ کر بخش دے اللہ تعالیٰ اسے
بخش دیتے ہیں۔ میں نے سوا لاکھ مرتبہ کلمہ شریف
پڑھا ہوا تھا وہ اسکی ماں کو بخش دیا۔

تھوڑی ہی دیر میں نوجوان کے چہرے پر رونق
 عود کو آئی۔ آپ نے اس سے پوچھا اب تیرا کیا
 حال ہے؟
 اُس نے کہا!

اب میں اپنی مال کو جنت میں دیکھتا ہوں۔
 ایصالِ ثواب کی ضرورت اور اہمیت اس
 حدیث سے واضح ہوتی ہے:

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
 میت قبر میں، غرق ہونے والے فریادی
 کی مانند ہوتی ہے اور اپنے مال باپ بیٹا
 دوست مخلص کی دعا کی منتظر رہتی ہے جو
 اس کے لیے ساری دُنیا و ما فیہا سے زیادہ
 محبوب ہوتی ہے اور اللہ سبحانہ، اس دعا کے

اجر کو پہاڑ کی مانند قبر میں داخل فرماتے ہیں اور
زندوں کا ہدیہ مڑوں کے لیے، ان کی بخشش و
مغفرت طلب کرنا ہے۔

(شرح الصلوة ص ۲۰۴)

گویا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر میں
مڑوں کی حالت کی پوری وضاحت فرما کر لوگوں
کو میت کے لیے استغفار کی اشد ضرورت
بیان فرمادی۔

اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا
اگر تم اپنی ماں کو ثواب پہنچانے کے لیے کنواں
لگوانا چاہتے ہو تو لگوادو، اسے اس کا ثواب ملے گا۔
پھر ہمیں کونسی چیز ایسا کرنے سے روکتی ہے؟
دینِ اسلام فطرت کے عین مطابق ہے اور

فطرت یہ قبول نہیں کرتی کہ کوئی اپنے والدین کو ایک
 بار قبر میں دفن کر چکنے کے بعد بالکل ہی بھلا
 والدین کے احسانات کا بدلہ کوئی بندہ کبھی
 چکا نہیں سکتا پھر بھی اپنے والدین کی مغفرت کیلئے
 کچھ کرنا اور ہمیشہ کرتے ہی رہنا سعادت مندی ہے۔
 صاحب استطاعت اپنے والدین کو حج کرائیں
 اور ان کو ثواب پہنچانے کی خاطر کوئی اور ہمیشہ جاری
 رہنے والا نیک کام کریں۔
 اسی طرح دیگر عزیز اقارب کا حال ہے۔
 دوست اور دوست کو دفن کرنے کے بعد
 دوستی کی ساری کتاب ہی ٹھپ ہے، یہ وفاداری
 نہیں۔

دوست کی دوستی ہمیشہ زندہ ہے۔ موت دوستی

کو کبھی ختم نہ کر سکے۔

دوستی کا تقاضا ہے کہ دوست کوئی نہ کوئی تحفہ

دوست کی خدمت میں بھیجتا ہی رہے۔

آپ دین کا فراخدلی سے مطالعہ کریں تو

جان لیں گے کہ مڑے کے لیے جو کچھ بھی کیا جائے

اسے اس کا ثواب ملے گا۔ اسی طرح آپ دیگر

اختلافی مسائل سے جب بھی دوچار ہوں، اس

اصول کو پیش نظر رکھیں کہ اگر ان باتوں کے کھنڈے

کا دین میں حکم نہیں دیا گیا تو ان باتوں سے منع

بھی تو نہیں کیا گیا۔

یا حی یا قیوم

الحکمد للحی القیوم

فانہ خیر التارقین

واللہ ذو الفضل العظیم

مأمور من اللہ

مأمور من اللہ کا لفظ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے بولا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام انبیاء اللہ کی طرف سے بندوں کی ہدایت کے لیے مقرر کیے گئے ہیں اور انبیاء کا مأمور ہونا وحی سے ثابت ہے، واضح طور پر یہ ثابت ہے۔

جب یہی لفظ اولیاء عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں استعمال ہوتا ہے تو اس سے اللہ کے وہ نیک مومن بندے مراد ہوتے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن و سنت کا علم عطا کیا اور ان کے نفوس کا تزکیہ فرما دیا، انہیں توفیقی اعتبار سے ”ہدایت کے مقام پر فائز

اور مقرر کہا جاتا ہے۔

یوں تو جمیع اُمتِ مسلمہ ہدایت اور تبلیغ پر
 مامور ہے مگر اللہ کے جن بندوں کو اللہ کی طرف
 سے جتنی زیادہ توفیق ملتی ہے، ان پر بندوں کی
 اصلاح اور ہدایت کی ذمہ داری اتنی ہی زیادہ
 ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر حضرت امام ابو حنیفہؒ کو بذریعہ
 وحی امام مقرر نہیں کیا گیا نہ ہی کسی بادشاہ یا خلیفہ
 نے انہیں امام مقرر کیا مگر پھر بھی وہ امت کے
 فقہی امام مانے جاتے ہیں۔

اسی طرح امام مالکؒ امام شافعیؒ اور امام احمد بن
 حنبلؒ یہ لوگ اپنے علم، زہد اور تقوے کے اعتبار
 سے امام الامت تسلیم کر لیے گئے۔ اسی طرح

اولیاء اور مقبولین، — انبیاء کے جانشین
 اور پروکار ہونے کی حیثیت سے اور توفیقی
 اعتبار سے ہدایت پہ مامور متصوّر ہوتے ہیں۔
 انبیاء کے مامور من اللہ نہ ماننے سے کفر لازم آتا
 ہے۔ یہ ہر مومن کے ایمان کا جزو لاینفک
 ہے کہ جملہ انبیاء مامور من اللہ ہیں لیکن اگر کوئی
 اولیائے کرام کو مامور من اللہ تسلیم نہ بھی کرے تو اس کے
 ایمان میں کوئی فرق نہیں آتا، نہ ہی وہ دائرہ اسلام خارج ہوتا ہے
 اگرچہ اولیائے کرام کو مامور من اللہ تسلیم کر لینا اور ان
 کی محبت رکھنا باعثِ خیر و برکت ہے پھر بھی تسلیم
 نہ کرنے والوں کو کسی طرح معتوب نہیں کیا جاسکتا۔

و ما علینا الا البلاغ یا حجت یا قتیوم

الحمد لله العفو فانه خير الرازق

والله ذو الفضل العظيم

حال و قال

حال میں رہتے والا صاحبِ حال اور
 باحال ہوتا ہے۔
 بلہموم انسان حال میں نہیں۔ ماضی میں رہتا ہے
 یا مستقبل میں اور یہی اسکی ناکامی کی سبب بڑی
 وجہ ہے۔ ذہن کا ماضی و مستقبل میں
 مصروف رہنا حال کو تباہ کرنا ہے ورنہ اگر
 تن کے ساتھ من بھی حال میں رہے،
 حال وارد ہو۔ ہر کسی پہ ہو۔ اور
 ہر وقت ہو۔ نہ مانز تر رہ کر دیکھو۔

حال میں گھڑے ہوئے زمانے کو لانا یا آنے

والم زمانے کا خیالی پلاؤ پکنا حال کو ماضی کی
طرح ضائع کرنا ہے۔

ماضی، ماضی ہی کے خیالوں میں اُلجھ کر ضائع
ہوا ورنہ ماضی بھی ایک دن حال تھا۔ اگر اس
میں ماضی کو نہ لایا جاتا، کبھی ضائع نہ ہوتا۔

زمانہ حال میں جو کام کیا جا رہا ہو، ذہن اسی
میں مصروف ہے۔

ماضی گنزر چکا۔ جیسے بھی گنزر اگزر چکا۔

اب اسے کسی بھی طرح لوٹایا نہیں جاسکتا۔

حال میں

ماضی کی کوئی یاد دل میں نہ ہو۔

حال میں

ماضی کی یاد حال کی تباہی کا موجب ہے

اسی طرح

مستقبل کا کوئی بھی خیال کبھی دل میں نہ آئے۔

کلے کے

کسی کو کیا خبر کیا ہونے والا ہے؟

پھر اس کی سوچ میں گھلنا بھی کوئی عقل مندی

ہے۔

حال کا حاصل ہے اور حال

کے بغیر محض قال کسی بازار میں کوئی قیمت نہیں

پاتا۔

حال کی زینت ہے اور حال کے

بغیر کوئی قال کبھی نہیں پھبتا۔

یا حجت یا تیموم

الحمد لله العقی القیوم
خافه خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۱۳۶

ہر شے اللہ کی

ہر شے کا مالک اللہ

ہر شے کا تبار اللہ

—*—

ہر شے اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے

یہاں تک کہ مٹی کے ڈھیلے اور

گھاس کے تنکے

نہیں کرتا — تو یہ اشرف المخلوقات نہیں کرتا۔

یا حییٰ یا قیوم

العائد للحق القیوم

فانہ خیر الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم



۹۱۲۴

تکمیل ایمان کی صورتیں سَطْوُ

۱- وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ

۲- إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)

(وَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)

۳- اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَعْظَمُ

مِمَّا خَافُ وَأُحْذَرُ

عَزَّ جَارِكُ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ

وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُحْيِي الْيَتِيمَ

الْحَسَنَ لِلْيَتِيمِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۱۳۸

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے
خون کا وزن کیا جائے گا تو علماء کی سیاہی وزن میں
شہداء کے خون سے بڑھ جائے گی۔
اسے شیرازی نے روایت کیا۔
ف: (اور ٹاپ رائٹر سیاہی ہی میں شمار ہے)

يا حبيب يا قتيوم

الحمد لله للحي القويم

خالقه خير البراقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۱۳۹

ذکرِ دوام کی لپیٹ میں ہر شے لپیٹ کر

لے کر اعمال جلد ۵ ص ۲۳ شمارہ ۱۰۸

ذکر کرنے لگی یہاں تک کہ وہ بھی اور

وہ بھی۔ یا حییٰ یا قسیم

الحمد للہ العظیم
فاہم خیر التارقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۲۰

ذکرِ دوام — عرفان کا منبع

عرفان کی حقیقت

عرفان کے تابع

یا حییٰ یا قسیم

الحمد للہ العظیم
فاہم خیر التارقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۲۱

جان کو کُلتیاً اللہ کے حوالے کر اور کہہ :

جن دیار وے حوالے کی تی -

فارغ البال

یا حی یا قیوم

العَمَدُ للهِ القِیُومِ
فَاللهُ خیرُ الرّازِقِینِ
وَاللهُ ذُو الفَضْلِ العَظِیمِ

۹۱۴۲

اتحاد و رعب

انتشار پریشانی

یا حی یا قیوم

العَمَدُ للهِ القِیُومِ
فَاللهُ خیرُ الرّازِقِینِ
وَاللهُ ذُو الفَضْلِ العَظِیمِ

۹۱۴۲

كُلُّ شَيْءٍ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

کائناتِ عالم کی ہر شے اللہ کی ملک و مملوک

اور

اللہ ہی ہر شے کا قادرِ المقتدر

یا حییٰ یا قیوم



یہاں تک پتا پتا اور ذرہ ذرہ

اللہی حکم کے تابع

نقل و حرکت پہ گامزن !

یا حییٰ یا قیوم

العتمد للعز القیوم
فانہ خیر التارقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۱۹۲۲

تو ہر کئی کو پورا کرنے کی پوری قدرت رکھتا

یا حییٰ یا قیوم

—*—

ایک کچی ہے ، نہ معلوم کس حکمت کی بنا پر
اسے پورا نہیں فرماتے۔

یا حی یا قیوم

—*—

جب تک یہ کچی پوری نہیں ہوتی ، حکمت کا
وہ باب جو مدت سے منتظر ہے ،
کبھی نہیں کھلتا۔ یا حی یا قیوم

—*—

اے دل کی دنیا بنانے والے !
اس دل کو اپنے ہی ذکر و فکر میں غور و مہمک

فرما یا حی یا قیوم

—*—

PROCARDIA XL
(nifedipine) extended release
Tablets 30 mg, 60 mg and 90 mg USP

For 24-Hour Control of
Hypertension or Angina

اور کوئی بھی معاملہ اسکی محویت میں نخل نہ

ہو۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم

فان الله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۱۲۵

تیرے میکے میں پڑے پڑے جام بس گئے۔

گرد آلود ہوتے۔

کوئی پینے والا نہیں آتا تر ہمیں ہی پلاوے !



پنی کمر ہم کوئی بھی فعل شریعت کے خلاف

کریں ، جو چاہے کرتا۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم

فان الله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

PROCARDIA For 24-Hour Control of Hypertension or Angina
safe-dilipin extended release

وہ بھی کیا دن تھے جب میکرے میں چہل پہل تھی،
 روتق تھی اور بہار۔ مے کی ہہک چاروں طرف
 زندگی کا پیغام بکھیرتی۔ رندوں کے ٹھٹھے کے
 ٹھٹھے لگ جاتے۔ تل دھرتے کر جگہ نہ ملتی۔ جام پہ
 جام لٹھھاتے جاتے۔ ساتی کی مستی اور رندوں کا
 رنگ قابل دید و داد ہوتا ان کے ستانہ نغروں
 سے مے کدے کے درو دیوار تو کجا، فضائے
 عالم گونج اٹھتی۔ ان رندوں کی دنیا، کیا بتاؤں
 اے جان من! کیسی تھی، اپنی دُھن میں مست
 اپنی لگن میں مگن، نشے میں مغمور، شجاعت کا
 مجسمہ، غیرت کا پیکر۔ زکسی سے مرعوب زکسی
 کی طرف راغب۔ دُنیا کی کوئی چیز اور کوئی بھی

منصب ان کی نظروں میں کوئی وقعت
 نہ رکھتا۔ کسی کو کسی خاطر میں نہ لاتے۔ فراسی
 بات پہ بگڑ جاتے، مرنے مارنے پہ تُل جاتے
 جدھر جاتے، پھیل مچا دیتے۔ جہاں اڑ جاتے،
 اڑ جاتے کٹ جاتے مگر ہٹنے کا نام نہ لیتے۔
 جب کسی کام کا ارادہ کر لیتے، کر کے ہی رہتے۔
 جب کرنے پہ تُل جاتے، کر ہی دیتے۔
 کسی مخالفت کی پروا نہ کرتے۔ ایک اکیلا
 دنیا بھر پہ بھاری ہوتا۔ کوئی ان کی نگاہوں
 کے جلال کی تاب نہ لا سکتا۔

ان مقالات میں ”عقل دشمن سیال کا نام“

نہیں، خالقائے راشدین رضی اللہ عنہم کے کردار کا استعارہ ہے

اور اس میں، لے جان من !
 سب کچھ ہے۔ مستی، مدہوشی، بنیاری،
 عزت، عظمت، غیرت، جذبہ، رعب
 جلال اور تمکنت ما شاء اللہ !

وہ تھے رند اور وہ تھا میکہ ! میں نے
 اور میں نے اسے کو بدل دیا۔
 بدل کے رکھ دیا۔ بدلتے بدلتے تہمت
 بنا دیا بلکہ تیلی لسی۔ جس میں کوئی جوش نہیں،
 کوئی حدت نہیں، کوئی نشہ نہیں اور کوئی کیفیت
 نہیں مشروب ہے مگر زندگی سے خالی،
 جسم ہے مگر روح سے خالی۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله العليم فالله خير المذيقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۱۴

تیرے ارم کے گلستان میں بوستان کی کمی ہے
اور بو کے بغیر گل پھٹتا نہیں۔

بیل بولی: کلی کے غنچے بھی ہکنے کے لیے بے تپا
ہیں۔ رکھنے والے ہیں۔ جو نہی کھلے، پتی پتی کو
مہکا دیں گے۔“

”تیار ہو کر آتے ہیں، واپس لوٹ جاتے ہیں
آخر تک ہک ہکنے کی امید ہے۔“

”مالی کی نلائی اور آبیاری میں کوئی کسر نہیں۔

تینکے تینکے آسکی انکھیں آئیں پر غنچہ میعاد ہی پر کھلتا ہے

کلی ہی کی ہک ہر پھول کو مہکاتی ہے بے دل

مت ہو۔ بہار کا انتظار کر۔ وہ ہر پھول کو،

جو کبھی نہیں مہکتا، مہکا دے گی۔ یہ خواب شرمندہ تعبیر

۹۱۴۹

تیری تبلیغ میں دریا ہے ، روانی نہیں۔ موج ہے
 طغیانی نہیں۔ پھول ہے ، ہبک نہیں۔ صدف ہے ،
 گوہر نہیں۔ جوانی ہے ، جوہر نہیں۔ بہت ہے ، روح
 نہیں۔ - یا حییٰ یا حییوم

الحمد للہ العلی القیوم

حافظہ خیرالرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۵۰

سرورِ سرمدی کے آقا رومی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ، ہی کی محبت کتنے کا بھرا ہوا جام ہوتا ہے۔
 سرورِ سرمدی کا کوئی نعم البدل نہیں ہوتا۔
 ہفتا قلم کی شاہی بھی نہیں۔ بکتا ہو تو ہر شے
 بیچ کر لیں۔ تاج و تخت تو ہوتے ہی

کیا ہیں، جان تک دے کر لے لیں۔

یا حییٰ یا قتیوم

العتمد للعن القیوم
خالقہ خیر الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۵۱

دین دار، دین کے حضور میں پیش ہو کر عرض
کرنے لگے کہ وہ پہلی سی عنایات اب کہاں گم
ہو گئیں؟ ایک بھی باقی نہیں!

دین بولا: میں ایک ہوں، سادہ ہوں۔

میری وحدت، میری سادگی، واپس لاؤ، ہر
عظمت نچھ سے پاؤ۔ یہ سن کر سب چپ ہو گئے

یا حییٰ یا قتیوم

العتمد للعن القیوم
خالقہ خیر الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۵۲

مہاجر الی اللہ وہ ہے جو اللہ کی طرف ہجرت کرے یعنی

حرام سے — حلال کی طرف

باطل سے — حق کی طرف

بدی سے — نیکی کی طرف

کفر سے — اسلام کی طرف

نفاق سے — اخلاص کی طرف

گناہ سے — توبہ کی طرف اور

تفا سے — بقا کی طرف

یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ
فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّاقِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۹۱۵۲

وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي (طہ: ۳۹)

ف: اللہ جب کسی سے محبت کرتا ہے
وہی اللہ سے محبت کرتا ہے
دنیا سے محبت کی تمام تشریحات اس

میں مضمّن۔
یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّاقِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۱۵۲

ایمانِ کامل یہ ہے۔

۱: قَالَ لَا تَخَافَا إِنِّي مَعَكُمَا أَسْمِعُ وَآرِي (طہ: ۳۶)

۲: قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ ه (طہ: ۶۸)

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّاقِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۱۵۵

تیری امّ الکتاب تیرے تابع یا قادم القصد!

شقی و سعید تیرے کرم کے محتاج

یا حی یا قیوم

الحکمہ للبحی القیوم
فاطہ خیر الرزقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۱۵۶

رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

یہ روح بھی اس میں شامل ہے

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

یا حی یا قیوم

الحکمہ للبحی القیوم
فاطہ خیر الرزقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

جو کچھ بھی بندے کی قسمت میں لکھا ہوتا ہے
 کرتا ہے اور (قدر کے ماتحت)
 کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

روح بولی: میں اللہ کا امر ربی ہوں
 میں پاک ہوں۔

پاک ہو کر مجھ سے مل۔
 پاکیزگی میں نجات و ضلالت و کثافت
 کا نام تک نہیں ہوتا۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله الحي القيوم
 فانه خير الراقيين
 والله ذو الفضل العظيم

۹۱۵۸

صفر ظفر یاب ہو کر مظفر ہوا۔

یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ
فَاللَّهُ خَيْرُ الْبَارِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۱۵۹

الہی امور میں مداخلت پریشانی
کا موجب ورنہ ذاکر کبھی
پریشان نہ ہو۔

یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ
فَاللَّهُ خَيْرُ الْبَارِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۹۱۶۰

علم — گونا گوں ، لانتہی
کسی علم پہ عمل کر
یا حجیہ یا قیوم

الحکمد للحی القیوم
فانہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۶۱

سال ہا سال گزر گئے — ابھی تک
۱۔ کوئی بھی کسی عمل کا پابند نہیں
۲۔ کسی نے بھی کوئی برائی قطعی ترک نہیں کی
۳۔ نہ ہی کوئی کسی نیکی پہ کار بند۔
افسوس نہیں تو کیا ہے ؛ یا حجیہ یا قیوم

الحکمد للحی القیوم
فانہ خیر الرازقین
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۶۲

اللہ رب العالمین، ہر وقت، ہر دل میں موجود

رہتے ہیں۔

ناپسند کام و کلام پر ناراض

پسندیدہ سے خوش

۱۶۱۸

ناراضگی — پریشانی

خوشی — شادمانی

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم
فاطمہ خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۱۶۳

بیل بوسہڑ کی گولیں کھانے لگی

کھا کھا کر بھڑی بنی
بلبلانہ نزاکت کھو گئی

یہ سینکڑوں پھولوں کے پودے ہیں
اسے کبھی پھول کے گرد منڈلاتے نہیں دیکھا۔

یا حییٰ یا قیوم

العقمد للحی القیوم
فانہ خیر الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۶۴

تشخیصِ حسیت؟

درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے،
استاد شاگرد سے

—*—

طالبِ شیخ کا ظل ہوتا ہے اور

شیخیت کے جملہ کمالات کا مظہر



طلب — ارادت کی اصل
صادق ہوئی — آلائشوں سے پاک ہوئی

بے باک ہوئی

بے خود ہوئی

گامزن ہوئی

سود و زیاں سے بے نیاز

بے خودی کے عالم میں

دیوانہ وار

منزل کی سمت بڑھنے لگی

تڑپ و تشنگی کی حدت سے لبریز یا کہ

فقر نے فقر کی تمام اداؤں کے ساتھ

استقبال کیا

شیخ کے کمالات کا رنگ، انگ انگ
میں چمکنے لگا۔ اس کے جمال کا پرتو بن کر لبریز

ساغر کی طرح پھلکنے لگا۔

صفوہ دہر کی ہر شے داد دینے لگی

نباتات و جمادات ہمنا بننے لگی

مٹی کے ذرات قدم چومنے لگی

چرند پرند اسکی اداؤں پہ سر و صحنے لگی

انس و جان فریفتہ ہونے لگی

زندگی زندگی پاکر، وجد میں آنے لگی

یا حییٰ یا قتیوم

العَمَدُ لِلْعِیْرِ الْقَتِیْمِ
عَالَمٌ خَيْرٌ مِنَ الرَّزَقِیْنِ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

PROCARDIA



For 24-Hour Control of
Hypertension or Angina

۹۱۴۵

سبحان الحجِّ القیوم ————— جلال

الحمد للحجِّ القیوم ————— جمال

یا حجِّ یا قیوم

الحمد للحجِّ القیوم
فانہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۱۴۶

دریا کے کنارے بھی کسی درخت کی میعاد

ہوتی ہے ؟

یہ گمرا ، یہ گمرا ، یہ گمرا

مت لگایا کرو مگر پودے

یا حجِّ یا قیوم

الحمد للحجِّ القیوم فانہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۱۶۷

ناک کی غلاظت سے لڑے ہوئے خشک کپڑے
کو اصطلاح میں رومال کہتے ہیں

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ للہ القیوم
فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۶۸

بیتِ اسخلاء، بیتِ اللہ کا اولین باب ہے

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ للہ القیوم
فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

PROCARDIA
with delayed extended release



For 24-Hour Control of
Hypertension or Angina

۹۱۶۹

کائنات کے محسن اعظم میرے آقا و وحی فدا
 صلے اللہ علیہ وسلم ہی نے کائنات کو متعارف
 کرایا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

لَهُ الْمُلْكُ

وَلَهُ الْحَمْدُ

لَا شَرِيكَ لَهُ

أَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ

فَاللَّهُ خَيْرٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۹۱۰

اسباقِ توحید

دیکھتا ہوں

سُنتا ہوں

نہ بولتا ہوں نہ کرتا ہوں

الہی قدرت کی حکمت کے تابع

الحمد لله العلی القیوم
خالق خیر الرزقین

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۱۱

ذکرِ دل سے جاری ہوتا ہے

فرشِ تاعرشِ محیط

—*—

اللہ شاہِ رگ سے بھی قریب تر

دمبدم ذکر جاری ہے۔

کوئی بھی دم غافل نہ ہو۔

یا حییٰ یا قیوم

العنکد للعن القیوم
فاغفہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۶۲

اُمید افزاء عمل

ظاہر لکھ کر ناف پر

یا حییٰ یا قیوم باتدہ۔

العنکد للعن القیوم
فاغفہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم



PROCARDIA

Unifedipate extended release

© 1987, Hoechst Celanese Inc.

24 Hour Control of
Hypertension or Angina

۹۱۷۳

اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا
اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا
يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ فَإِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ

يا حي يا قيوم

العتمد للحق القيسم
فالفه خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۱۷۳

ہر کوئی تیرے فضل و رحمت کا
طلب گار اور

یہ دونوں تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہیں۔

يا حي يا قيوم

العتمد للحق القيسم
فالفه خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۱۷۵

عجب حکمت ہے کتاب العمل بالسنۃ کا

عامل اور محزون و مغموم

الہی قدرت و حکمت کی مخالفت کے

باعث محزون و مغموم

یا حجت یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم
فاطمة خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۱۷۶

کتاب العمل بالسنۃ میں ہر شے ہے

یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا حجت یا قیوم

یا ذا الجلال والاكرام یا ذا الفضل العظیم!
 ہم گنہ گاروں کو حکماء کے حوالے نہ کر
 اپنی رحمت سے شفا بخش -
 ہر مرض سے شفا— تیری ہی طرف
 سے عطا -

يَا حَلِيمٌ يَا كَرِيمٌ اَشْفِنَا يَا حَمِيْدِيْقِيمِ

الحمد لله القويم
 فانه خير الراقين
 والله ذو الفضل العظيم

۹۱۷۷

چیزیں آدمی کے لیے ہیں، آدمی چیزوں کے لیے نہیں

بند جب بُرائی کر سکتا ہے، اسی وقت نیکی
 بھی کر سکتا ہے -

جب وہ بُرائی کے لائق نہیں رہتا، نیکی کے

بھی لائق نہیں رہتا۔ یا حییٰ یا قتیبم

الحمد لله للحي القتيوم

فالله خير الرازيين

والله ذو الفضل العظيم

۹۱۷۸

طریقتِ الاسلام سلوک، محبت، سہمدی اور

خیر خواہی کا دوسرا نام ہے۔

طریقتِ الاسلام میں گلہ، اعتراض، نکتہ چینی

اور شکوہ شکایت — — — منع !

اس لیے کہ یہ سب تسلیم و رضا کی ضد ہیں اور

تسلیم و رضا اس منزل کا ابتدائی اور انتہائی

مقام ہے۔ وما علينا الا البلاغ یا حییٰ یا قتیبم

الحمد لله للحي القتيوم فالله خير الرازيين

والله ذو الفضل العظيم

۹۱۷

ساری دنیا تے اسلام میں ایک چیز کہیں بھی
 نہیں رہی یہاں تک کہ وہاں بھی نہیں اور ان
 میں بھی نہیں۔ اور وہ ہے — علم پہ عمل اور
 عمل پہ استقامت

—*—

زندگی کی کامیابی کا دار و مدار استقامت
 پہ ہے۔ جب تک ہم میں استقامت رہی،
 ہر شے رہی۔ جب سے ہم میں سے
 استقامت رخصت ہوئی، ہر شے رخصت
 ہوئی — عزت بھی، دولت بھی، دنیا
 بھی، دین بھی۔

دعا کر اللہ تیری کھوئی چیز تجھے پھر سے

عطا فرمائے۔ آئیں

اس حال میں جینا بھی کوئی جینا ہے؟

یہ کوئی زندگی نہیں

وہ زندگی تھی!

اُسے حاصل کر

پھر سے حاصل کر

جیسے بھی ہو سکے۔

یا حی یا قیوم

الحمد لله للذي القیوم
قاله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۱۸۰

طریقت و سلوک میں بندے کا طالب صرف

وہ طالب ہوتا ہے جو اللہ جل شانہ کے

سوا کسی اور شے کا طالب نہ ہو اور بندہ بھی صرف
اس طالب کا طالب ہوتا ہے جو اللہ کا طالب ہو۔



اللہ کے طالب کی سب سے بڑی پہچان یہ ہے
کہ وہ اللہ کے بندے سے مل کر ایسے
مطمئن ہو جاتا ہے جیسے کہ اللہ کو مل کر۔

وما علینا الا البلاغ



اللہ کا جو طالب، اللہ کے کسی بندے کو
مل کر ایسے مطمئن نہیں ہوتا جیسے کہ اللہ کو
مل کر۔ تو ان دونوں میں سے کسی ایک
کی طلب ناقص ہوتی ہے یا اللہ کا طالب،
اللہ کا طالب نہیں یا جس بندے کو وہ

اللہ کا بندہ سمجھ کر حاضر ہوا ہے، وہ اللہ کا
بندہ نہیں۔

اور یہ ختم الکلام ہے۔

يا حَيُّ يا قَيُّوْمُ

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّوْمِ
فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّاقِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۱۸۱

دین پر لکھنے والوں کی کمی نہیں، کتب خانے بھرے
پڑے ہیں۔ اگر لکھنے والے ہی عمل نہیں کرتے
تو کیا لکھتے ہوتا ہے؟

مفسرین، محدثین اور مجتہدین نے علم کی
شرح عمل سے پیش کی مگر یہ توفیق گنتی کے

بندوں کو نصیب ہوئی۔

عمل ہی کی بدولت ان کا کلام نہ صرف زندہ۔

بلکہ زندگی بخش۔

گو یا ہر علم کی زندگی عمل سے ہے، کتاب سے نہیں



اگر ہم بھی عمل کرتے، کایا پلٹ دیتے۔

ملت کی مردہ رگوں میں خون دوڑنے لگتا۔

ساغر و مینا گردش میں آجاتے۔

مے کدے کے گرد مت منڈلانے لگتے۔

پتھر وہ زندگی محسوس ہو کر مسکونے لگتی۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ القیوم
خالق السموات والارضین

واللہ ذو الفضل العظیم

PRO CARE for 24-Hour Control of Hypertension or Angina

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ
خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ ط



خیر و شر دونوں بندے ہی کے اندر رہتے ہیں۔
کبھی خیر دل میں وارد ، کبھی شر۔
خیر سے خوش ، شر سے ناخوش۔
دونوں حکمتِ الہی کے تابع۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
فَاِنَّهُ خَيْرٌ مِنَ الْمُتَارِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

جستاروں کے ساتھ

بہترین اور

PROCARDIA
(nifedipine) extended release

for 24-Hour Control of
Hypertension or Angina

۹۱۸۳

مبصر بولا: اللہ اللہ! ان کے توکل کے کیا
 کہنے؟ میں نے ان کی بارگاہ میں زر
 کو بے قدر اور دُنیا بے دُون کو ذلیل و
 لالہ ان کی زبوں دیکھا۔



دنیا اپنی تمام رعنائیوں اور دلفریب اداؤں
 کے ساتھ روپ بدل بدل کر حاضر ہوئی۔
 اس نے اس فتنے کو ہر رنگ میں پہچانا۔
 کبھی دھوکا نہ کھایا۔ کوئی دار اسے
 شکار نہ کر سکا۔ متوجہ ہونا تو درکنار
 نظر اٹھا کر بھی اسکی طرف نہ دیکھا۔
 توکل نے اپنے متوکل کو وہ غنا بخشی

جس کے سامنے ہفت تسلیم کی شاہی
 بھی بیچ نظر آنے لگی۔
 توکل نے اپنے متوکل کو اپنے سوا کسی اور
 طرف کبھی متوجہ ہی نہ ہونے دیا۔
 اور نہ ہی کسی بھی معاملہ میں کسی اور کا
 محتاج

توکل ہی کی وکالت و کفالت متوکل کے
 لیے کافی اور
 متوکل ہی کا نیاز مند
 یا حی یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم
 فاللہ خیر الرازقین
 واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۸۴

اسم اعظم ہر اسم کا کفیل

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّوْمِ

فَاللَّهُ خَيْرُ التَّارِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۱۸۵

اٹھارہ ہزار عالم محزون و مغموم

إِلَّا بَاذِنَ اللَّهُ

ذکر اور صرف ذکر ہی کی بدولت

مطمن و مسرور و مخمور

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّوْمِ

فَاللَّهُ خَيْرُ التَّارِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْنَا إِنَّكَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

سُبْحَانَكَ رَبَّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ

وَسَلِّ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ

آمِنٌ



امروز سعید و مسعود مبارک سے شنبہ ۱۷ صفر المظفر ۱۴۰۹ھ



ابو ایس محمد برکت علی، اودھ پوری غنی عنہ

المہاجر الی اللہ و المتوکل علی اللہ العظیم

المستفیض دار الاحسان چک ۲۲۲ (دسوہہ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد۔ فون نمبر: ۳۶۶۰۰ پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَا سَأَلْتُ اللَّهَ الْإِبْرَاهِيمَ يَا قَوْمِ
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَابِهِ وَعَمَّا تَهَيَّئْ لَهُ مِنْ كُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعَدِّ خَلْقِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ
وَرِزْقِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ أَسْتَغْفِرُكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ
يَا عِزُّ يَا قَوْمِ

مكشوفات

منازل احسان

المعروف به

مقالات حکمت

دار الاحسان

ابو ایس محمد برکت علی لودھی نوری

المقاہرات صحائف المقبول المصطفین دار الاحسان فیصل آباد
پارٹنر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِسْرَافُ فَضْلِهِ وَتَبَارَكَ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا إِنَّ كُنَّا لَمَنَّانِينَ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا إِسْرَافُ فَضْلِهِ وَتَبَارَكَ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا إِنَّ كُنَّا لَمَنَّانِينَ

قُلْ

عَشِقُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَذْهَبِي وَحِبِّي مِلَّتِي

وَمَا أَعْبُدُ إِلَّا رَبِّيَ الَّذِي يُنَزِّلُ

(یہ کہہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا

مذہب، محبت میری ملت اور اتباع میری منزلت



ابو ایس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ